شمائل ترمذی مترجم

علامہ محمد صدیق ہزاروی

پروگریسو بکس
۴۰-بی، اُردو بازار، لاہور
فون: ۷۳۵۲۷۹۵

شمائلِ ترمذی مترجم

علامہ مُحمّد صدیق ہزاروی

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ۰ لاہور
042-7352795 - 7124354
پروگریسو بکس

نام کتاب : شمائل ترمذی

مترجم : مولانا صدیق ہزاروی

تعداد : 1100

ناشر : چوہدری غلام رسول
میاں جواد رسول

طباعت : زاہد بشیر

قیمت : روپے

ملنے کے پتے

پروگریسو بکس فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو ۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-8452688

پروگریسو بکس یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 7352795-7124354

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم وہ دولت ہے جسے حاصل کرنے والا صحیح معنوں میں خوش بخت ہے اور اُسے حاصل نہ کرنے والا حقیقی محروم ہے، آج تک تعلیم و تعلم کا اہم ترین ذریعہ کتاب ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی راہنمائی کے لیے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں اور اہل علم ہمیشہ اپنے نظریات افکار اور تجربات، آنے والی نسلوں تک پہنچانے کے لیے تحریر ایسا مؤثر ترین ذریعہ ابلاغ اختیار کرتے رہے ہیں۔

یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ قوم مسلم کتاب کی اہمیت اور افادیت سے نا آشنا ہے، اور اس کی حفاظت سے بے تعلق۔ جبکہ غیر مسلم قومیں ہر سال گراں قدر رقوم کتابوں کے حصول اور ان کی حفاظت پر خرچ کرتی ہیں، عالم اسلام کے مصنفین کی تصانیف کے مخطوطے روس، امریکہ، جرمنی اور برطانیہ کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں، یہ تو بہت دور کی بات ہے کہ ہماری لائبریریوں میں ان کی فوٹو کاپیاں ہی محفوظ کی جائیں، ہمیں تو اس اسلامی اثاثے کی زیارت تک سے دلچسپی نہیں، جس قوم کی زبوں حالی اس حد تک پہنچ چکی ہو وہ کامیابی کے زینے کبھی طے نہیں کر سکتی۔

یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ ہدایت اور اصلاح کے لیے صرف کتاب ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایک ایسا کامل نمونہ بھی سامنے ہونا ضروری ہے جو ایک ایک ہدایت کا عملی پیکر ہو اور اس کی شخصیت میں اتنی کشش ہو کہ ہر دیکھنے والا چاہے یا نہ چاہے اس کی سیرت کے سانچے میں ڈھل جائے۔ اس کی ایک ایک ادا کو دل و جان سے اپنا لے، اور اس کی یہ حالت ہو جائے کہ اُسے دیکھنے والا پہلی نظر میں جان لے کہ اس کے قلب و نظر کا رابطہ کسی ہستی سے ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ترقی کے ہر طلب گار کا کوئی نہ کوئی آئیڈیل ضرور ہوتا ہے، اور یہ حقیقت بھی شک و شبہ سے بالا ہے کہ سب سے عظیم آئیڈیل اور کامل ترین نمونہ، اللہ تعالیٰ کے حبیب اور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے، خالقِ کائنات کا فرمان ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب، ۲۱)

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین راہنمائی ہے۔

یہی وہ ذاتِ کریم ہے جس کے قدم بقدم چلنے میں کامیابی کی ضمانت ہے، صرف کامیابی ہی نہیں بلکہ آپ کے پیروکار کے لیے معراجِ ترقی کی نوید ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

(آل عمران : ۳۱)

"اے حبیب! تم فرما دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرے قدم بقدم چلو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنا لے گا۔

ہماری قسمت کہ ہم آپ کی حیاتِ ظاہرہ کے زمانے میں نہ تھے، محدثین اور سیرت نگار علماء کو دعائیں دیجیے کہ انہوں نے اپنی تصانیف میں محبوب رب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال و کمال خصائل و شمائل اور سیرت و کردار کے بیان کا اپنی استطاعت کے مطابق اہتمام کیا ہے تاکہ طالبان جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا تصور اپنے دل و دماغ میں نقش کر لیں اور اپنے آپ کو آپکی سیرت طیبہ کے قالب میں ڈھال کر دنیا و آخرت کی کامرانی اور سرخروئی حاصل کر سکیں۔

اس مقدس موضوع پر کتنے خوش قسمت حضرات نے خامہ فرسائی کی ہے؟ ان کا احاطہ آسان کام نہیں ہے، البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ امام المحدثین امام ابو عیسیٰ ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف مبارک شمائل ترمذی اس موضوع پر اہم ترین تصنیف اور بنیادی ماخذ ہے، مقام مسرت ہے کہ ادارہ پروگریسو بکس اردو بازار لاہور اس بابرکت کتاب کا اردو ترجمہ شائع کر رہا ہے اور ترجمہ کی سعادت مولانا محمد صدیق ہزاروی نے حاصل کی۔

۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ
۱۹ نومبر ۱۹۸۶ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خالق کائنات نے مخلوق کی ہدایت کے لیے سلسلہ نبوت جاری فرمایا اس سلسلہ کی پہلی کڑی حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جبکہ ختم رسالت کے لیے آقائے دوجہاں نبی اکرم رسول معظم حضرت احمد مجتبےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کیا گیا۔

چونکہ آپ پر سلسلۂ نبوت ختم کیا گیا اس لیے پوری کائنات کے لیے تا قیامت آپ کی نبوت و رسالت کو جاری فرمایا گیا جیسا کہ قرآن پاک میں خالق ارض و سمٰوٰت نے ارشاد فرمایا۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا

" اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا[1]"

اور خود محبوب رب کائنات نے اس رسالت کے مفہوم کو ان الفاظ مبارکہ میں بیان فرمایا اُرۡسِلۡتُ اِلَی الۡخَلۡقِ کَآفَّۃً " مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔"

چونکہ آپ ختم نبوت کے تاجدار اور کائنات عالم کے رسول کی حیثیت سے تشریف لائے اس لیے پوری ملت پر لازم کر دیا گیا کہ وہ آپ پر ایمان لائیں، آپ سے محبت کریں اور آپ کی تعظیم و توقیر بجا لائیں جس کا اظہار آخری ضابطہ حیات قرآن پاک

---

[1] ترجمہ امام احمد رضا خاں بریلوی، مولانا " کنز الایمان " پ ۲۲ ع ۹۔

میں اس طرح کیا گیا ہے :۔

"آپ فرما دیجیے اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری عورتیں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے مکانات، اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالے فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

(پ ۱۰ سورہ توبہ ع ۲)

اور فرمایا :۔

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کے حضور چلا کر بات نہ کرو جس طرح ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر ہی نہ ہو۔"

(سورت حجرات رکوع ۱)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ ہر وقت آپ کا ذکر کیا جائے۔ کیونکہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اور محبوب کے ذکر سے روکنا نقص محبت بلکہ عدم محبت کی دلیل ہے اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا لازمہ یہ بھی ہے کہ آپ کی اطاعت و اتباع بھی کی جائے۔

آپ کی اتباع محبوب خدا بننے کا واسطہ و ذریعہ ہے اور آپ کی اطاعت بھی قرب خداوندی کا ایک زینہ ہے اور یہی وہ ذات ہے جن کی اطاعت کو اطاعت خداوندی اور جن کی نافرمانی کو خالق کی نافرمانی قرار دیا گیا۔

نبی اکرم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی کو پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا گیا۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اس لیے اللہ تعالٰی نے آپ کے ذکر پاک کو محفوظ فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امتِ مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ انہوں نے جس خلقِ جمیل اور خلقِ عظیم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا شب و روز اس سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے اسے اپنی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ ایک ایک بات کو محفوظ رکھا اور آنے والے مسلمانوں کو اس سعادت مندی سے حصہ عطا کیا۔

محدثین کرام کس قدر لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے صورت و سیرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انمول موتیوں کو یکجا کرنے کے لیے اپنی حیات مستعار کو وقف کیا۔ دور دراز کے سفر کیے اس عظیم مقصد کے لیے تکالیف و مصائب کو سعادت سمجھ کر خندہ پیشانی سے قبول کیا، راویانِ حدیث کو اچھی طرح پرکھا اور تحقیق و تفتیش کے بعد کتب احادیث میں ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی اور احکام کا پورا نقشہ پیش کر دیا۔ امت مسلمہ ان حضرات کا جس قدر شکریہ ادا کرے کم ہے۔

احادیث مبارکہ کا وہ حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت جان افزا اور آپ کے معمولاتِ مقدسہ سے تعلق رکھتا ہے اس کو مختلف مقامات سے تلاش و جستجو کے ذریعے یکجا کر کے غلامانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی جان سے بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا پورا نقشہ پیش کر کے حضرت امام ابوعیسٰی ترمذی نے جو احسانِ عظیم کیا ہے اسے امت مسلمہ کسی صورت میں نہیں بھول سکتی آپ کے اس مجموعہ "شمائل نبویہ" کو پڑھنے والا مسلمان یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنی

ان گنہگار آنکھوں سے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہو۔

بے مثال حافظہ کے مالک، نہایت عابد و زاہد اور یگانہ روزگار محدث امام ابو عیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے حصول علم کے لیے آپ نے خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا اور اپنے وقت کے بہترین افاضل، علوم حدیث کے ماہرین اور جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا، ساری عمر علوم اسلامیہ بالخصوص علم حدیث کی خدمت میں صرف کرنے کے بعد یہ عظیم محدث ۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو مقام ترمذ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی تالیف جامع صحیح (ترمذی شریف) صحاح ستہ کی مشہور کتاب ہے ترتیب صحاح کے لحاظ سے اگرچہ نسائی و ابو داؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت، ترتیب، بیان مذاہب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت و مقبولیت حاصل ہے اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روائتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری علیہ الرحمہ نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کیا۔

شیخ ابو اسمٰعیل ہروی کہتے ہیں:۔

"میرے نزدیک ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب بخاری و مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے علوم حدیث کے ماہرین کے سوا کوئی دوسرا شخص استفادہ نہیں کر سکتا بخلاف صحیح ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء و محدثین اور عام علماء

کے یکساں مفید ہے۔"

صحیح ترمذی کی بے شمار خصوصیات میں سے چند یہ ہیں:۔

امام ترمذی اپنی صحیح میں حدیث ذکر کرنے کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال اور ان کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ذکر کی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں۔

جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے اس حدیث کی روایت مشہور ہو، امام ترمذی اس صحابی کی روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی مکمل سند بیان کرنے کے بعد انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے، حسن ہے یا ضعیف۔[1]

اور ایک بڑی خصوصیت "شمائل ترمذی" ہے جس میں آپ نے شمائل نبویہ کو ایک جگہ جمع فرمایا ہے۔

شمائل ترمذی کی کئی شروح اور تراجم عربی اور اردو میں لکھے گئے جن میں اردو تراجم و شروح درج ذیل ہیں:۔

۱۔ بابا قادری سید، سراج النبوۃ (قلمی) سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدر آباد، دکن

۲۔ جلال الدین احمد: شمائل محمدیہ، مطبوعہ بمبئی۔

۳۔ عبدالشکور لکھنوی، مولانا: ترجمہ شمائل ترمذی، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء۔

۴۔ قیام الدین احمد: شمائل محمدیہ، کتب خانہ مدراس ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء

---

[1] غلام رسول سعیدی، علامہ: تذکرۃ المحدثین ص ۲۳۹ تا ۲۴۹۔

۵۔ کرامت علی صدیقی جونپوری، مولانا: انوار محمدی ترجمہ شمائل ترمذی مطبوعہ میرٹھ

۶۔ کفایت علی کافی[1]، مولانا: بہار خلد (ترجمہ شمائل ترمذی منظوم) قلمی ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء

۷۔ محمد ذکریا سہارنپوری، مولوی: خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی مطبوعہ دہلی ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء

۸۔ محمد امیر شاہ قادری، مولانا: انوار غوثیہ شرح شمائل نبویہ مطبوعہ[2] پشاور ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ، ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں بعض علماء اہل سنت کی حج بیت اللہ شریف اور زیارت گنبد خضری اعلی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے بخیریت واپسی پر ایک استقبالیے کا انتظام کیا گیا اس محفل میں اسلامی کتب کی تالیف، تراجم اور اشاعت کے سلسلہ میں غور و خوض کیا گیا۔

چنانچہ دیگر منصوبوں کے علاوہ "شمائل ترمذی" کے ترجمہ کے بارے میں فیصلہ کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ شرح سے قطع نظر صرف ترجمہ سے کم حجم اور ارزاں ہدیہ پر قارئین کو کتاب مہیا ہو سکے جس سے کثیر التعداد مسلمان استفادہ کر سکیں گے چنانچہ یہ اہم ذمہ داری اس ناچیز کو سونپی گئی۔

اپنی علمی بے بضاعتی کو جاننے کے باوجود محض اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے میں نے اس گراں ذمہ داری کو قبول کیا

---

[1] فاضل جلیل مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے انقلاب ۱۸۵۷ کے دوران دہلی اور دیگر مقامات پر مجاہدین آزادی کی کمان کی اور بالآخر ۳۰ اپریل ۱۸۵۸ کو چوک مراد آباد میں ان کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ مجدد مائۃ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ مولانا کافی سے بہت متاثر تھے چنانچہ حدائق بخشش (حصہ سوم) میں مولانا کافی کو نعت گو شعراء کا بادشاہ اور خود کو وزیر اعظم کہا ہے، ان تاثرات سے مولانا کافی کے عشق رسول اور تبحر علمی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے (محمد مسعود احمد پروفیسر، مقدمہ انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی از مولانا سید امیر شاہ صاحب ص ۶)۔ [2] محمد مسعود احمد پروفیسر مقدمہ انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی ص ۷۔

اورکام شروع کردیا۔ الحمدللہ بائیس دنوں میں ترجمہ کا کام مکمل ہوگیا۔

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ کے مطابق ان اکابر و احباب کا شکریہ ادا کرنا لازمی ہے جن کی طرف سے حوصلہ افزائی اور تعاون سے بندہ نے ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

استاذ محترم استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی دامت برکاتہم نے سرپرستی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

مخدوم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ کتب کی فراہمی میں ممد و معاون ہوئے۔

استاذ محترم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے نظر ثانی اور اصلاح کے ذریعے تعاون فرمایا، مولانا محمد منشا تابش قصوری نے پروف ریڈنگ جناب محمد نعیم صاحب کیلانی نے کتابت اور محترم جناب میاں بدرالدین صاحب سجادہ نشین حضرت داتا صاحب لاہور نے طباعت کے ذریعے جو تعاون فرمایا بندہ ان گرامی قدر حضرات کا ممنون ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ان تمام حضرات کا تعاون شامل نہ ہوتا تو ممکن ہے یہ کام پایۂ تکمیل کو نہ پہنچتا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

قَالَ الشَّیْخُ الْحَافِظُ اَبُوْ عِیْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی بْنِ سُوْرَۃَ التِّرْمِذِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب حلیہ شریف

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَآئِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے (بلکہ میانہ قد، لمبائی کی طرف مائل تھے) اور آپ نہ تو بہت سفید[1] تھے اور نہ ہی زیادہ گندم گوں، آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور

---

[1] زیادہ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اور زیادہ گندم گوں جو مائل بہ سیاہی ہو، خوبصورتی نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے۔ (مترجم)

فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم دیا (اعلان کے بعد) آپ دس سال تک مکہ مکرمہ میں رہے اور پھر دس سال تک مدینہ طیبہ میں رہے، ۶۰ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اور اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔[1]

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَّلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبْطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے تھے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے، آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے، آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف جھک کر چلتے۔

عَنْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم

---

[1] اصح روایات کے مطابق آپکی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے غالباً عربوں کے رواج کے مطابق کسر کو ترک کر کے صرف ۶۰ سال کا ذکر کیا گیا ہے (جمع الوسائل شرح شمائل ج۱) یونہی کہ مکرمہ میں قیام تیرہ سال تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيْدَ مَا
بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ
اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ
حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ
اَحْسَنَ مِنْهُ ۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ
مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ
اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ
يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا
بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ
بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ ۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنُ
الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ
الرَّاْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ
طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانے قد
تھے اور آپ کے دونوں کندھوں
درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک
کشادہ تھا) آپ کے بال گھنے اور کانوں تک
پہنچتے تھے، آپ پر سرخ (دھاری دار) چادر تھی
میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ
(دھاری دار) جوڑے میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا
آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے
تھے اور آپ کے دونوں کندھوں کے
درمیان فاصلہ تھا، آپ نہ تو چھوٹے قد کے
تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ
لمبے قد کے تھے اور نہ ہی پست قد، آپ کی
ہتھیلیاں اور پاؤں، گوشت سے پُر تھے
سر مبارک اور کاندھوں کے جوڑ بھاری اور
مضبوط تھے اور سینہ مبارک سے ناف مبارک
تک بالوں کی ایک (باریک اور لمبی) لکیر تھی

تَكَفَّأَ تَكَفُّأً كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ
مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا
بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔

جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکاؤ ہوتا
گویا بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں
میں نے نہ تو آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی
دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا
بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ
رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ
بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ
كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ
يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ
وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ
أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ
الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ
جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِفِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے محمد
بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے
فرماتے تھے کہ آپ نہ بہت لمبے قد
کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد
کے بلکہ میانہ قد کے تھے اور آپ کے
بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے
اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے
تھے۔ آپ کا جسم گوشت سے پُر نہیں
تھا بلکہ (چہرہ مبارک میں) کسی قدر گولائی
تھی۔ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔
آنکھیں خوب سیاہ سرمگیں اور پلکیں گھنی
اور لمبی تھیں۔ جوڑ اور کندھوں کے درمیان
کی جگہ مضبوط تھی، عام بدن بالوں سے
خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک
بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔

اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِىْ صَبَبٍ وَّاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَّاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَّاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں اُٹھاتے گویا بلندی سے اُتر رہے ہیں جب آپ کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری نبی ہیں۔ آپ دل کے بڑے سخی، زبان کے نہایت سچے، نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو یکدم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا محبت کرتا، آپ کی تعریف کرنے والا کہتا کہ میں نے نہ آپ سے پہلے آپ جیسا دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ خَالِىْ هِنْدَ بْنَ اَبِىْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِىْ اَنْ يَّصِفَ لِىْ مِنْهَا شَيْئًا

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلیہ مبارکہ کے زیادہ واصف تھے آپ کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں سوال کیا اور میری خواہش تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

اَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ
وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ
وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ
عَظِيْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ
اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ
فَرَقَ وَ اِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ
شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ
اِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ اَزْهَرَ
اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ
اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ
مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ
يُدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى
الْعِرْنَيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ
يَحْسَبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَاَمَّلْهُ
اَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ
الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ
مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ دَقِيْقَ
الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهٗ

مجھ سے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ
سکوں تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ذیشان معزز تھے
آپ کا چہرۂ انور چودھویں رات کے
چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ نہایت
متناسب قدر رکھتے تھے۔ آپ کا سر
مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے
بل کھائے ہوئے تھے، اگر سر کی مانگ
خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ
خود نہ نکالتے جب آپ بالوں کو بڑھاتے
تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے، آپ
چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی
والے تھے، ابرو مبارک خم دار، باریک
گھنے اور جدا جدا تھے، ابروؤں کے
درمیان ایک رگ تھی جو جلال کے وقت
سرخ ہو جاتی، آپ کا ناک مبارک
بلندی مائل نہایت خوبصورت اور
روشن تھا، غور سے دیکھنے والا آپ کو
بلند بینی خیال کرتا۔ آپ کی داڑھی مبارک
گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار
تھے، دہن مبارک کشادہ تھا اور

جِيدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَآءِ
الْفِضَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ
بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَآءَ
الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضَ
الصَّدْرِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ
مَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ
اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُوْلَ
مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَ السُّرَّةِ
بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَادِيَ
الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا
سِوٰى ذٰلِكَ اَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ
وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِيَ الصَّدْرِ
طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ
الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ
وَالْقَدَمَيْنِ شَائِلَ الْاَطْرَافِ
اَوْ قَالَ سَائِلَ الْاَطْرَافِ
خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ
مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ
عَنْهُمَا الْمَآءُ اِذَا زَالَ
زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا
وَ يَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ

دانتوں میں بھی فراخی تھی، سینے اور ناف
کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی، آپ
کی گردن گویا مورت کی گردن تھی، چاندی کی
طرح صاف، آپ کے اعضاء متناسب
پُرگوشت اور کسے ہوئے تھے، پیٹ
مبارک اور سینہ ہموار تھا اور کشادہ اور
دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا،
مضبوط جوڑوں والے تھے، بدن کا کھلا
رہنے والا حصہ بھی روشن تھا، سینہ
سے ناف تک بالوں نے ایک باریک
خط بنایا ہوا تھا، اس لکیر کے سوا دونوں
چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے
البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ
کے بالائی حصہ پر قدرے بال تھے
کلائیاں دراز اور ہتھیلی فراخ تھی،
ہتھیلیاں اور قدم پُرگوشت تھے، ہاتھوں
اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر
لمبی تھیں، پاؤں کے تلوے قدرے
گہرے تھے، قدم ہموار تھے اور ان
پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔ جب چلتے
تو قوت سے چلتے وقار سے پاؤں

اَلْمِشْيَةِ اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ اِلَى الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَّظَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ۔

اٹھاتے اور پرسکون کشادہ قدم چلتے جب چلتے (تو یوں معلوم ہوتا) گویا بلندی سے اتر رہے ہیں، جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے، آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ نظر رکھتے۔ آپ کا زیادہ تر دیکھنا آنکھ کے کنارے سے ہوتا تھا، صحابہ کرام کو پہلے روانہ فرماتے پھر آپ تشریف لاتے اور جب کسی سے ملتے تو پہلے سلام کرتے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں (دھاری دار)

وَسَلَّمَ فِی لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ وَ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَآءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاِلَی الْقَمَرِ فَلَھُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

سرخ قیمتی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں کبھی آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ میرے نزدیک یقیناً چاند سے زیادہ حسین تھے۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَآءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَکَانَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ کَاَنَّمَا صِیْغَ مِنْ فِضَّۃٍ رَجِلَ الشَّعْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا چاندی ڈھالی گئی ہو اور آپ کے بال کسی قدر سید سے گھنگریالے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَآءُ فَاِذَا مُوْسٰی

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیائے کرام دکھلائے گئے، جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ درمیانہ قد قبیلہ شنوءہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ الْكَرِيْمَةَ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)

کے مردوں سے معلوم ہوتے تھے اور میں نے حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ تھے، میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) سے زیادہ مشابہ تھے اور میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے۔

عَنْ سَعِيْدِنِ الْجُرَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِيْ قُلْتُ صِفْهُ لِيْ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ

حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالٰے عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو، میں نے (سعید جریری نے) کہا مجھ سے حضور صلی اللہ

مَلِيحًا مُّقَصَّدًا ۔

علیہ وسلم کی صفت بیان کیجیے تو انہوں نے فرمایا آپ سفید رنگ خوبصورت اور درمیانے قد کے تھے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُأِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت مبارک کشادہ تھے، جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب۲ مہر نبوت

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهِ

حضرت جعد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید) میری خالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (یہ) میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا

وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

پانی پیا، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی، وہ (مہر نبوت) مسہری کے تکمے (بٹن) کی مثل تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدود دیکھی۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ رُمَيْثَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ اِهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی دادی حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (رمیثہ نے) فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوراں حالیکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب تھی کہ اگر چاہتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دے دیتی) آپ نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا (جس دن ان کا انتقال ہوا)

ان (حضرت سعد) کے لیے اللہ تعالےٰ کا عرش حرکت میں آگیا (یعنی خوشی سے جھوم اُٹھا)

٭ ٭ ٭

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِّنْ وُّلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما (حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں جب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے (پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا) آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهٗ فَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُّجْتَمِعَاتٌ۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زید! میرے قریب ہو اور میری پشت پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جا لگیں ہیں (عمرو بن اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے؟ تو فرمایا کچھ اکٹھے بال تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ جَآءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ بِمَآئِدَۃٍ عَلَیْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَآءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِیَّةٌ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ ابْسُطُوْا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد مکرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک خوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اٹھا لو، ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے راوی کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی نے خوان اٹھالیا، دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا اے سلمان یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ (یعنی کھاؤ) پھر حضرت سلمان فارسی

ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَ كَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَبِكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَّغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلُ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَّاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَانُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا۔

رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں سے اس شرط پر خریدا کہ آپ ان کے (یہودیوں کے) لیے کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھل دار ہونے تک حفاظت کریں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے، صرف ایک درخت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے لگایا اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر آپ نے وہ درخت اکھیڑ دیا اور (دوبارہ) خود لگایا تو وہ اسی سال پھل دار ہو گیا۔

عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَہْرِہٖ بُضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ۔

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ ھٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَہْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَھَا خِیْلَانٌ کَاَنَّھَا ثَآلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَغْفَرَ لَکَ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹائی، میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مٹھی کی طرح تھی جس کے گرد تل ہوں گویا کہ وہ مسے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ نے فرمایا اور تجھے بھی، صحابہ کرام نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الْاٰيَة۔

(اے عبداللہ بن سرجس) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے بخشش کی دعا فرمائی آپ نے فرمایا ہاں! اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اور اپنے خاصوں اور (عام) مومن مردوں اور عورتوں کے گناہوں کے لیے بخشش مانگیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳
موئے مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے (درمیان میں پردہ ہوتا تھا) اور آپ کے بال مبارک کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ وَكَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدْمَةً وَّلَهُ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے (تو میں نے دیکھا) کہ آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ ۔

کانوں کے درمیان تک تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُفَرِّقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يَسْدُلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتٰبِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے (کیونکہ) مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہلِ کتاب کے موافق کام کرتے تھے جن میں کوئی (مستقل) حکم نازل نہ ہوتا بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ اَرْبَعٍ ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک چار حصوں میں تقسیم دیکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۴
کنگھی کرنا

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَآئِضٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ دُھْنَ رَاْسِہٖ وَتَسْرِیْحَ لِحْیَتِہٖ وَیُکْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰی کَاَنَّ ثَوْبَہٗ ثَوْبُ زَیَّاتٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے تیل لگاتے اور ڈاڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے اور اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک (چھوٹا سا) رومال رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُحِبُّ التَّیَمُّنَ فِیْ طُھُوْرِہٖ اِذَا تَطَھَّرَ وَفِیْ تَرَجُّلِہٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِیْ اِنْتِعَالِہٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت فرمانے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا۔

صحابہ رسول میں سے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵ ب

موئے مبارک

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ ؐ کے بال خضاب کی حد کو پہنچے ہی نہ تھے، صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگایا۔

عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُّ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید شمار کیے۔

اَرْبَعَ عَشْرَۃَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ۔

عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُسْئَلُ عَنْ شَیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ اِذَا ادَّھَنَ رَاْسَہٗ لَمْ یُرَ مِنْہُ شَیْبٌ فَاِذَا لَمْ یَدَّھِنْ رُءِیَ مِنْہُ شَیْءٌ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آتی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ (سفیدی) نظر آتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِنَّمَا کَانَ شَیْبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِیْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَالْوَاقِعَۃُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور تکویر (کی تلاوت) نے بوڑھا کر دیا۔

نے بوڑھا کر دیا ہے۔

* * *

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ) نَرَاکَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَ اَخَوَاتُھَا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (کیا وجہ ہے کہ) ہم آپ میں بڑھاپے کے آثار دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مَعِیَ ابْنٌ لِّیْ قَالَ فَاُرِیْتُہٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ ھٰذَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ۔

حضرت ابو رمثہ تمیمی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے ہیں کہ میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، آپ پر (اس وقت) دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔

عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَکَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ فِیْ رَاْسِ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرَقِ رَأْسِہٖ اِذَا ادَّھَنَ وَارَاھُنَّ الدُّھْنَ۔

سفید تھے، جب آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶
خضاب

عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ابْنُکَ ھٰذَا؟ فَقُلْتُ نَعَمْ اِشْھَدْ بِہٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تیرا بیٹا یہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں، آپ نے فرمایا اس کا وبال تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں (یعنی عربوں کی جاہلانہ رسم کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں بیٹا نہیں پکڑا جائیگا) راوی نے کہا کہ میں نے آپ پر سرخ بڑھاپا دیکھا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْھَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَنْہُ ھَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

نے خضاب لگایا؟ آپ نے فرمایا ہاں، (کبھی کبھار آپ سر میں درد کی وجہ سے مہندی لگاتے جس کو یہاں خضاب سے تعبیر کیا گیا)

عَنِ الْجِھْذَمَۃِ امْرَاَۃِ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ اَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ یَنْفُضُ رَاْسَہٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِہٖ رَدْغٌ اَوْ قَالَ رَدْعٌ مِّنْ حِنَّآءٍ شَکَّ فِیْ ھٰذَا الشَّیْخُ۔

بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت جہذمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانہ اقدس سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور (آپ) سر مبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا اثر تھا یا مہندی کا، اس میں (راوی کے) استاد کو شک ہوا۔

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ قَالَ رَاَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے، حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہما) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگا ہوا

مَخْضُوْبًا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اکْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ مِنْھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلٰثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ وَثَلَاثَۃً فِیْ ھٰذِہٖ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ وَّقَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ مِنْھَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ۔

بال مبارک دیکھا۔

ب
سُرمہ لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری میں سرمہ لگاتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سونے وقت ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّہٗ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ، سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۸

لباس مبارک

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ.

زیادہ پسند لباس قمیص (کرتہ) تھی۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيْصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے، قمیص تھی۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ.

حضرت اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کی آستین کلائی تک تھی۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ وَإِنَّ قَمِيْصَهُ لَمُطْلَقٌ أَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيْصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا کہ قمیص کا بٹن کھلا تھا، فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا، پھر آپ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پگڑی، کرتہ یا چادر، پھر فرماتے اے اللہ! اس کپڑے کے پہنانے پر تیری ثنا کرتا ہوں میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ

اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃُ۔

زرین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی منقش چادریں تھیں،

عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَآءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ اُرَاھَا حِبَرَۃً۔

حضرت عون اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں (حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما) نے فرمایا، میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا کہ میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں، حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ یمنی چادریں تھیں۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُہٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِّنْ مَنْکِبَیْہِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دھاری دار سرخ جوڑے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے قریب تک پہنچتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں۔

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَنَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ اس حدیث میں مزید لمبا واقعہ موجود ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبِسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم سفید کپڑے ضرور پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ بہترین کپڑے ہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی انہیں میں کفن پہناؤ کیونکہ یہ کپڑے زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اللہُ عَنْہَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ۔

فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اس حال میں کہ آپ پر سیاہ بالوں والا ایک کمبل تھا۔

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ ابْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے (حضرت مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَیْشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۹
آپ کی معیشت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ کَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِیْ اَحَدِھِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ یَتَمَخَّطُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْکَتَّانِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِیْمَا بَیْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَۃِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ان پر گیرو سے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا واہ وا! ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کے درمیان غش کھائے ہوئے

مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْئُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰی عُنُقِیْ یُرٰی اَنَّ بِیْ جُنُوْنًا وَمَا بِیْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ۔

گرا پڑا ہوں، ایک آدمی آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میری گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ میں مجنون نہ تھا بلکہ وہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ؟ فَقَالَ اَنْ یَّتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا البتہ جماعت کے ساتھ ضرور کھایا۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا کہ ضفف کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۰

موزہ مبارک

عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰی لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذِجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادہ موزے تحفۃً بھیجے، آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدٰى دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَ قَالَ إِسْرَآئِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کیے، آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبہ بھی (پیش کیا) آپ نے انہیں پہنا یہاں تک کہ وہ (پرانے ہو کر) پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا نہیں گیا تھا کہ وہ ذبح کیے ہوئے جانوروں کے ہیں یا نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي نَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۱
نعلین مبارک

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے انہوں نے فرمایا کہ ان میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پاپوش (جوتے) جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھلائے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے) راوی کہتے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا (کیا وجہ ہے) میں دیکھتا ہوں کہ آپ بغیر بالوں والی جوتیاں پہنے ہوئے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں

لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَّيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا۔

ہوتے تھے اور آپ انہی میں وضو فرماتے تھے اور میں بھی وہی نعلین پہننا پسند کرتا ہوں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو دوہرے سلے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے، یا تو دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے اور ایک

اَنْ يَّأْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ۔

جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا انْزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے، پس دایاں، پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں رسے ابتداء، کو پسند فرماتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَّاحِدًا عُثْمٰنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِکْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲
انگوٹھی مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَکَانَ فَصُّہٗ حَبَشِیًّا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ فَکَانَ یَخْتِمُ بِہٖ وَلَا یَلْبَسُہٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ وَّفَصُّہٗ مِنْہُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا

وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِیْ كَفِّهٖ۔

ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں (راوی) آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی (اب بھی) دیکھ رہا ہوں۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّ "اللّٰهُ" سَطْرٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا، ایک سطر "محمد"، ایک سطر "رسول"، اور ایک سطر "اللہ"۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِيْلَ لَهُمْ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهٗ فِضَّةٌ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔

علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دستِ مبارک میں رہی، پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

باب ۱۳

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابورافع کو دائیں

اِبْنَ اَبِیْ رَافِعٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَاَیْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ جَعْفَرٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ اَبِی الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اِخَالُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوالصلت بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا یہی خیال ہے کہ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی

يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ ـ

پہنتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُّعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ ـ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے اور اس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم) کے ہاتھ سے چاہ اریس میں گر گئی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا ـ

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِيْ يَمِيْنِهٖ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِيْ يَسَارِهٖ وَهُوَ حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ اَيْضًا۔

ہیں کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی، آپ اسے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۴

تلوار مبارک

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا بنا ہوا تھا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ۔

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی سَیْفِہٖ ذَھَبٌ وَّ فِضَّۃٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُ عَنِ الْفِضَّۃِ فَقَالَ کَانَتْ قَبِیْعَۃُ السَّیْفِ فِضَّۃً۔

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے، طالب (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَنَعْتُ سَیْفِیْ عَلٰی سَیْفِ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَۃُ اَنَّہٗ صَنَعَ سَیْفَہٗ عَلٰی سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ حَنِیْفِیًّا۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ تلوار بنو حنیف قبیلہ (کی تلواروں) کی ساخت پر تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵
زرہ مبارک

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (زخموں کی کثرت کے سبب) آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۶
خود مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيْلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے، آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا (راوی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا یہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا

بَابُ مَاجَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۷
دستار مبارک

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی (فتح مکہ کے دن سر انور پر سیاہ عمامہ اور اس پر خود تھا۔ بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود اتارے ہوئے عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَآءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

اور حضرت جعفر ہی سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

• حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ۔

باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے، حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے، حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ دَسْمَاءُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

باب ۱۸

تہبند مبارک

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَّإِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ہمیں دکھلانے کے لیے) ایک پیوندگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ
سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ عَمَّتِيْ فَحَدَّثَتْ عَنْ
عَمِّهَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ
بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِيْ
يَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ
اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَالْتَفَتُّ فَاِذَا
هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ
قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ
فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ۔

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی سے سنا
اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت
کی، وہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں چلا
جا رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے
پیچھے سے کہا اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ
نہایت پرہیزگاری ہے اور پھر کپڑا بھی
دیر تک باقی رہتا ہے (میں نے پیچھے
مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
تھے (میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیک وسلم) یہ تو ایک
معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا
تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے
پھر میں نے دیکھا تو آپ کا تہ بند پنڈلیوں
کے نصف تک تھا۔

٭ ٭ ٭

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ
ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُثْمَانُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتَزِرُ اِلٰى
اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا
كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِيْ

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن
اکوع رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں انہوں (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ) نے
فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی
کے نصف تک تہبند باندھتے تھے اور فرمایا
اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ

يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۹
رفتار مبارک

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی آپ کے چہرۂ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا، گویا کہ آپ کے لیے زمین سمیٹی جاتی تھی، ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُّلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے اور فرمایا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو (یوں معلوم ہوتا) گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے۔ گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۰

رومال مبارک

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال مبارک رکھتے تھے اور وہ کپڑا

كَانَ ثَوْبُهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

نیل سے بھیگا ہوا ہوتا تھا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ جِلْسَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۲۱
نشست مبارک

عَنْ قَیْلَۃَ بِنْتِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُوَ قَاعِدُ نِ الْقُرْفُصَآءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِی الْجِلْسَۃِ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے دو زانو بیٹھے دیکھا (آپ فرماتی ہیں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میں ہیبت اور خوف سے کانپ اٹھی۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا (ایسی صورت میں ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ناجائز ہے)

عَنْ رُبَیْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حضرت ربیح اپنے والد عبدالرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ اِحْتَبٰى بِيَدَيْهِ ۔

انہوں (حضرت ابو سعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تُكَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۲
تکیہ مبارکہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے بھی کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایئے! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی کہتے ہیں

مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی بھی۔ یا فرمایا جھوٹی بات راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِتِّکَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۳
تکیہ مبارک لگانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی اُسَامَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ عِصَابَۃٌ صَفْرَآءُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ یَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اشْدُدْ بِھٰذِہِ الْعِصَابَۃِ رَاْسِیْ قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر زرد رنگ کی پٹی (لپٹی ہوئی) تھی، میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں! آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ دو! حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے

فِی الْمَسْجِدِ وَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ ۔

کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ اَکْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۲۴ طعام مبارک

عَنِ ابْنٍ لِّکَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْعَقُ اَصَابِعَہٗ ثَلٰثًا ۔

حضرت کعب بن مالک کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَہُ الثَّلَاثَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنِ ابْنٍ لِّکَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ وَيَلْعَقُهُنَّ۔

تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَاَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوْعِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی، میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ خُبْزِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۵
روٹی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جَو کی روٹی (بھی) نہیں کھائی یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ

اللّٰہُ عَنۡھُمَا یَقُوۡلُ مَا کَانَ یَفۡضُلُ عَنۡ اَھۡلِ بَیۡتِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ خُبۡزُ الشَّعِیۡرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی ایک روٹی بھی نہیں بچا کرتی تھی (یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَبِیۡتُ اللَّیَالِیَ الۡمُتَتَابِعَۃَ طَاوِیًا ھُوَ اَھۡلُہٗ لَا یَجِدُوۡنَ عَشَاءً وَّ کَانَ اَکۡثَرُ خُبۡزِھِمۡ خُبۡزَ الشَّعِیۡرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنۡ سَھۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا اَنَّہٗ قِیۡلَ لَہٗ اَکَلَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ یَعۡنِی الۡحُوَارٰی فَقَالَ سَھۡلٌ مَّا رَاٰی رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَقِیۡلَ ھَلۡ کَانَتۡ لَکُمۡ مَنَاخِلُ عَلٰی عَھۡدِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا، پس پوچھا گیا (حضرت سہل سے) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں

مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهٗ ۔

نہیں تھیں، پھر پوچھا گیا تم جَو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے، اس سے جو اڑنا ہوتا اُڑ جاتا، پھر ہم اسے پکا لیتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا (تو پھر) تم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دستر خوان پر۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ؟ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا

وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ۔

میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

* * *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جَو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُوَانٍ وَّلَا اَكَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ إِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۶
سالن مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ حَدِیْثِہٖ نِعْمَ الْاُدْمُ اَوِالْاِدَامُ الْخَلُّ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین سالن سرکہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ اچھے سالن یا اچھا سالن سرکہ ہے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّاشِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَأُ بَطْنَہٗ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک کھجور نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرکہ بہترین سالن ہے۔

عَنْ زَھْدَمٍ الْجَرْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاُتِیَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا، حاضرین میں سے ایک آدمی دور

مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهَا تَاْكُلُ شَیْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهَا فَقَالَ اُدْنُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ۔

ہٹ گیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے اس (مرغ) کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھالی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جا بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِیْنَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی۔

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہٰی (چکور) کا گوشت کھایا۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ تَیْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلًی قَالَ فَلَمْ یَدْنُ فَقَالَ لَهٗ

حضرت زہدم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا، حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنی تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش

أَبُوْمُوْسٰى اُدْنُ فَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا۔

ہو گیا تو اس سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو جاؤ اور کہا، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے، اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز (نجاست) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اسے مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

عَنْ أَبِيْ أَسِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر (بھی) لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے

نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّآءُ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّآءَ يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا ۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم اس کے ذریعے کھانا زیادہ کرتے ہیں۔

* * *

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا

يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّ مَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَّ قَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ ۔

کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جَو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور نمک لگا کر سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا

جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ۔

آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہ فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ۔ اَکَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِی الْمَسْجِدِ۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاُتِیَ بِجَنْبٍ مَشْوِیٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَۃَ فَجَعَلَ یَحُزُّ لِیْ بِھَا مِنْہُ قَالَ فَجَآءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَاَلْقَی الشَّفْرَۃَ فَقَالَ مَالَہٗ تَرِبَتْ یَدَاہُ قَالَ وَکَانَ شَارِبُہٗ قَدْ وَفٰی فَقَالَ لَہٗ اُقُصُّہٗ لَکَ عَلٰی سِوَاکٍ اَوْ قُصَّہٗ عَلٰی سِوَاکٍ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا، اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا کہ اسے کیا ہوا، اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ محبت بھرا کلمہ ہے بددعا نہیں)، راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک

رکھ کر کاٹ لو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَشَ مِنْھَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شانہ پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا۔ آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہٗ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِی الذِّرَاعِ وَکَانَ یُرٰی اَنَّ الْیَھُوْدَ سَمُّوْہُ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کا) بازو مرغوب تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا۔ صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَکَانَ یُعْجِبُہُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُہٗ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُہٗ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَمْ

حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی، آپ بازو پسند فرمایا کرتے تھے، میں نے آپ کو بازو دیا، پھر آپ نے فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے پیش کیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)

لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ سَکَتَّ لَنَا وَلْتَنِی الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ۔

بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی بازو دو ہی تھے جو میں خدمت اقدس میں پیش کر دیے) اس پر آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو میرے (بار بار) مانگنے پر تو مجھے بازو پکڑاتے (ہی) جاتا۔

* * *

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ مَا کَانَتِ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّہٗ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَ کَانَ یَعْجَلُ اِلَیْہَا لِاَنَّہَا اَعْجَلُ نُضْجًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت (ان کے اپنے خیال کے مطابق) زیادہ پسندیدہ نہ تھا لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت استعمال فرماتے تھے اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے اس کی طرف رغبت فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَطْیَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

نے فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا کہ صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (روٹی اور گوشت کو ملا کر جو مجموعہ تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عَلَى الطَّعَامِ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَاٰهُ اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا (صرف ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے، اس لیے یا تو آپ نے صرف ہاتھ مبارک دھوئے یا ویسے ہی تازہ وضو فرمایا) پھر (دوبارہ) دیکھا کہ آپ نے بکری کے بازو کا گوشت کھایا اور وضو نہیں فرمایا۔

⁂ ⁂ ⁂

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِتَمْرٍ وَّسَوِيْقٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (سے شادی) پر کھجوروں اور ستّو سے ولیمہ کیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اِصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا مِّمَّا كَانَ يُعْجِبُ

حضرت عبیداللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمٰی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَیُحْسِنُ اَکْلَہٗ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ
لَا تَشْتَہِیْہِ الْیَوْمَ قَالَ بَلٰی
اِصْنَعِیْہِ قَالَ فَقَدِمَتْ فَاَخَذَتْ
شَیْئًا مِّنَ الشَّعِیْرِ فَطَحَنَتْہُ
ثُمَّ جَعَلَتْہُ فِیْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ
عَلَیْہِ شَیْئًا مِّنْ زَیْتٍ وَّدَقَّتِ
الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْہُ
اِلَیْہِمْ فَقَالَتْ ھٰذَا مِمَّا کَانَ
یُعْجِبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَیُحْسِنُ اَکْلَہٗ۔

علیہ وسلم کو پسند تھا اور آپ اسے شوق سے
تناول فرماتے تھے، انہوں (حضرت سلمیٰ)
نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ
کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا؟ عرض
کیا کیوں نہیں (یعنی ضرور کھائیں گے)
آپ ہمارے لیے وہ (کھانا) پکائیں۔
اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے
جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈیا میں ڈال
دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا
اور کچھ سیاہ مرچ اور مصالحے کوٹ کر
ڈالے اور پھر یہ کھانا ان کے قریب
کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے
جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند
فرماتے اور خوشی سے تناول فرماتے تھے۔

٭ ٭ ٭

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَانَا
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَہٗ
شَاۃً فَقَالَ کَاَنَّھُمْ عَلِمُوْا
اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِی الْحَدِیْثِ
قِصَّۃٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے
لیے بکری ذبح کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے (اپنے صحابہ کرام) سے فرمایا گویا کہ
یہ (گھر والے) جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت
پسند ہے۔ اس حدیث میں اور واقعہ بھی ہے

عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا
مَعَہٗ فَدَخَلَ عَلَی امْرَاَۃٍ
مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَہٗ شَاۃً
فَاَکَلَ مِنْھَا وَاَتَتْہُ بِقِنَاعٍ
مِنْ رُّطَبٍ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ
تَوَضَّاَ لِلظُّھْرِ وَصَلّٰی ثُمَّ
انْصَرَفَ فَاَتَتْہُ بِعُلَالَۃٍ
مِّنْ عُلَالَۃِ الشَّاۃِ فَاَکَلَ
ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ
یَتَوَضَّاْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف
لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا۔
آپ ایک انصاری عورت کے گھر
داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے
بکری ذبح کی، آپ نے اس سے کچھ
کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں
کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے
اس میں سے کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی
نماز) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی
جب آپ واپس تشریف لائے تو
وہ (انصاری عورت) آپ کی خدمت
میں بکری کا بقیہ گوشت لائی، آپ نے
اسے کھایا اور (دوبارہ) وضو کیے
بغیر عصر کی نماز پڑھی۔

٭ ٭ ٭

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَّلَنَا
دَوَالٍ مُعَلَّقَۃٌ قَالَتْ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے
ہاں تشریف لائے، ہمارے ہاں کھجور
کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے، حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی

وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ۔

شروع کر دیں، جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمزور ہے۔ (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) (حضرت ام منذر کا بیان ہے) کہ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راویہ کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو کو ملایا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ یہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَأَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَائِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے (آپ فرماتی ہیں) میں عرض کرتی نہیں، تو آپ فرماتے میں نے روزے کی نیت کر لی۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے پہلے کی جا سکتی ہے۔

فَأَتَانَا يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا

پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم، ہمیں دکیں سے) یہ تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کھجور کا حلوہ۔ آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر حلوہ تناول فرمایا۔

(ف) نفلی روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور اس کی قضا واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ إِدَامُ هٰذِهٖ فَأَكَلَ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ (کھجور) اس کا (روٹی کا) سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی)، کہتے ہیں (ثفل سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِفَۃِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ۔

باب ۲۷
کھانے کے وقت وضو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

وَعَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں؟

* * *

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرٰتِہِ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ

اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔

(کھانا) کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے، یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ۔

باب ۲۸

کھانے سے قبل اور بعد کے کلمات مبارکہ

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا میں نے اول و آخر میں نہایت برکت والا کھانا (کبھی) نہیں دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہم نے کھانے وقت بسم اللہ پڑھی ہے (لیکن) پھر

اسْمَ اللّٰهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔

ایسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ الفاظ کہے "بسم اللہ اوّلہ وآخرہ" یعنی میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالے کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ فَقَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا، آپ نے فرمایا بیٹے قریب ہو جا! اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے

وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور مسلمان بنایا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَۃُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھا دیا جاتا (یعنی آپ فارغ ہو جاتے) تو فرماتے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جنہیں نہ چھوڑا جائے اور نہ ان سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الطَّعَامَ فِیْ سِتَّۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَکَلَہٗ بِلُقْمَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰی لَکَفَاکُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام (کی مجلس) میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور وہ (کھانا) دو لقموں میں کھا گیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَۃَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ۔ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

باب ۲۹

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَیْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِیْظًا مُّضَبَّبًا بِحَدِیْدٍ فَقَالَ یَا ثَابِتُ ھٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لاکر دکھایا جس میں لوہے کے تپرے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ کُلَّہٗ، وَالْمَآءَ وَالنَّبِیْذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی، نبیذ (جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں)، شہد اور دودھ پلایا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ فَاکِھَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۳۰
پھل کا استعمال

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ خربوزہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور تر کھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت

رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَادَعَاکَ بِہٖ لِمَکَّۃَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَّرَاہُ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما! ہمارے مدینہ، ہمارے صاع اور ہمارے مدّ میں برکت دے (صاع اور مدّ وزن کرنے کے دو پیمانے ہیں) اے اللہ بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں۔ انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی دعا کرتا ہوں جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے کی اور اتنی مزید دعا (بھی) کرتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں) پھر آپ کسی چھوٹے جو سامنے نظر آنے والے بچے کو بلا کر وہ پھل دیتے۔

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ بَعَثَنِیْ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ وَّعَلَیْہِ اَجْرٌ مِّنْ قِثَّآءٍ زُغْبٍ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں

مجھے میرے چچا معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر روئیں دار خربوزے رکھے ہوئے تھے، میں یہ تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَأَتَيْتُهُ بِهٖ وَعِنْدَهٗ حُلِيَّةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَهٗ فَأَعْطَانِيْهِ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپکو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیور رکھے ہوئے تھے، اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔

وَعَنْهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ وَّ أَجْرٍ زُغْبٍ فَأَعْطَانِيْ مِلْأَ كَفِّهٖ حُلِيًّا أَوْ قَالَتْ ذَهَبًا۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی جس پر چھوٹی چھوٹی روئیں والے خربوزے تھے تو آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے زیورات دیے یا (راویہ نے کہا) سونا دیا۔

باب ۳۱

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشروبات مبارکہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت خالد بن ولید

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى مَيْمُوْنَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ
مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى
يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَلٰى شِمَالِهٖ
فَقَالَ لِيَ الشُّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ
شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰى
سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا
فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِيْهِ اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَمَنْ
سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا
مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ
يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
غَيْرُ اللَّبَنِ۔

رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا
کے ہاں تشریف لے گئے، آپ دودھ
کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، میں آپ کی دائیں
جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی
اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب، آپ نے
مجھ سے فرمایا کہ پینے کا حق تیرا ہے لیکن
اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے
سکتا ہے، میں مے عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ کے بقیہ پر
کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے
اللہ تعالی کھانا کھلائے وہ یہ دعا
پڑھے کہ اے اللہ! ہمارے لیے
اس میں برکت دے اور ہمیں اس
سے اچھا کھلا، اور جسے اللہ تعالی دودھ
عطا کرے وہ یہ دعا مانگے، اے اللہ!
ہمارے لیے اس میں برکت دے اور
اس سے زیادہ عطا فرما، پھر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی

⁂ ⁂ ⁂

ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ) کفایت کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۲
پانی کا استعمال

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی پیا حالانکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے پانی پیتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دار القضاء میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا،

فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهٗ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا، پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا اِذَا شَرِبَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے، تین سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے، دو مرتبہ سانس لیتے۔

(ف) پانی کی کمی یا زیادتی کی بنا پر یا بیان جواز کے لیے کبھی ایسا کرتے ورنہ عادت مبارکہ تین مرتبہ سانس لینے ہی کی تھی، یا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے درمیان والے دو سانس مراد لیے، لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَآئِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، (وہ فرماتی ہیں کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا، پھر میں نے مشکیزے کا منہ کاٹ لیا (کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا)

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا۔

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ وَقِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم کے گھر تشریف لے گئے اور آپ نے لٹکے ہوئے

فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَآئِمٌ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰی رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا۔

ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا پھر حضرت ام سلیم نے کھڑے ہو کر مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِیْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَشْرَبُ قَآئِمًا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہو کر پانی نوش فرماتے تھے۔

(ف) ضرورت کے تحت اور بیانِ جواز کے لیے آپ کبھی کبھی کھڑے ہو کر پانی پیتے ورنہ معمول بیٹھ کر پینے ہی کا تھا۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعَطُّرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۳ خوشبو مبارک

عَنْ مُوْسَی بْنِ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُکَّةٌ یَتَطَیَّبُ مِنْهَا۔

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یُرَدُّ الطِّیْبُ وَ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا یُرَدُّ الطِّیْبُ ۔

فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ اَلْوَسَائِدُ وَ الدُّھْنُ وَالطِّیْبُ وَاللَّبَنُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں کے لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَ طِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور مہک چھپی ہوئی ہو۔

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان ا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانُ فَلَا يَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ ۔

(خوشبو) دی جائے تو وہ اس کا انکار نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے آئی ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَلْقٰى جَرِيْرٌ رِدَآءَهُ وَمَشٰى فِيْ اِزَارٍ فَقَالَ لَهُ خُذْ رِدَآءَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ صُوْرَةً مِّنْ جَرِيْرٍ اِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہبند میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہمیں جو خبر ملی ہے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں۔)

* * *

بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۴ کلامِ مبارک

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسی) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے حفظ کر لیتا تھا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ آپ سے سمجھی جا سکے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا قُلْتُ صِفْ لِيْ مَنْطِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهٗ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے تھے اور آپ کو کسی وقت بھی چین نہیں ہوتا تھا، آپ دیر تک خاموش رہتے اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہاء

اَلْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِاَشْدَاقِهٖ
وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ
كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُوْلٌ وَ
لَا تَقْصِيْرٌ لَيْسَ بِالْجَافِيْ
وَالْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ
وَاِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا
شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ
يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهٗ
وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَ
لَا مَا كَانَ لَهَا فَاِذَا تُعُدِّيَ
الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهٖ
شَيْءٌ حَتّٰى يُنْتَصَرَ لَهٗ
لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَا
يَنْتَصِرُ لَهَا اِذَا اَشَارَ اَشَارَ
بِكَفِّهٖ كُلِّهَا وَاِذَا تَعَجَّبَ
قَلَّبَهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ
بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى
بَطْنَ اِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى
وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَ
اَشَاحَ وَاِذَا فَرِحَ غَضَّ
طَرْفَهٗ جُلُّ ضِحْكِهٖ

منہ بھر کر (واضح) ہوتی اور آپ جامع کلام
فرماتے، آپ کا کلام مفصل ہوتا (لیکن) نہ
ضرورت سے زیادہ اور نہ کم، آپ نہ تو
سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو
ذلیل کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی نعمت
کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہوتی،
آپ کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے،
کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے
اور نہ تعریف، آپ کو دنیا اور اس کا مال و
متاع غضب ناک نہیں کرتا تھا جب
دکھیں، حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو
کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر پاتی
جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے
لیتے، آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض
ہوتے اور نہ انتقام لیتے، آپ پورے
ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش
ہوتے تو ہاتھ الٹ لیتے، جب گفتگو
فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے
انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے، جب
آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور کنارہ
کش ہو جاتے، جب خوش ہوتے تو

التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِّثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

آنکھ مبارک بند فرما لیتے، آپ کی بڑی ہنسی مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہو جاتے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ضِحْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ب ۳۵
تبسّم مبارک

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیوں میں کسی قدر باریکی تھی اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی، جب میں آپ کو دیکھتا تو آپ کی چشم ہائے مبارک سرمہ لگائے بغیر سرمگیں معلوم ہوتیں۔

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبد الحارث بن جزء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضِحْكُ رَسُوْلِ

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی مبارک صرف مسکراہٹ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا تَبَسُّمًا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ يَّدْخُلُ
الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ رَجُلٍ يَّخْرُجُ
مِنَ النَّارِ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اَعْرِضُوْا
عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَتُخْبَاُ
عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ
يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ
مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ
مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ
اَعْطُوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ
عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُوْلُ اِنَّ
لِیْ ذُنُوْبًا مَا اَرَاهَا هٰهُنَا
قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ
فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ

ہوتی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں سب سے پہلے جنت میں داخل
ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور
اسے بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں
نکلے گا، قیامت کے دن ایک آدمی
(اللہ کے دربار میں) کو لایا جائے گا
حکم ہوگا کہ اس کے سامنے اس کے
صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے
جائیں گے پھر اسے کہا جائے گا کہ کیا تونے
فلاں دن ایسا ایسا عمل کیا تھا؟ وہ بغیر
کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ
گناہوں (پر مواخذہ) سے ڈر رہا ہوگا
پھر حکم ہوگا کہ اسے ہر برائی کے بدلے
ایک نیکی دو، وہ کہے گا کہ میرے کچھ اور
گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس بات سے ہنس پڑے یہاں تک

نَوَاجِذُہٗ۔

کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے مسکرا دیا کرتے۔

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے، تبسم فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا، ایک آدمی سرینوں کے بل باہر آئے گا اسے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا (آپ فرماتے ہیں) پھر وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا، جب دیکھے گا کہ

فَيَجِدُوا النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا
الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ
الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ
الزَّمَانَ الَّذِىْ كُنْتَ فِيْهِ
فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ
تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ
لَهٗ فَاِنَّ لَكَ الَّذِىْ تَمَنَّيْتَ
وَعَشْرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا
قَالَ يَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّىْ
وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ
حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ۔

لوگوں نے تمام جگہ پُر کرلی ہے تو واپس
آکر عرض کرے گا کہ اے میرے رب
لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے
اسے کہا جائے گا کیا تجھے اپنا گذشتہ
زمانہ (دنیا) یاد ہے؟ وہ کہے گا ہاں یا
رب! کہا جائے گا تمنا کر (کچھ مانگ)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ
تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا کہ تجھے
وہ بھی ملے گا جو تو نے تمنا کی اور (اس
کے علاوہ) دنیا کا دس گنا اور بھی۔ وہ
عرض کریگا (اے رب) کیا تو مجھ سے استہزا
فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ (حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)
میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
(اس بات پر) اتنا ہنسے کہ آپ کے
سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ
عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ
بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا
وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت
آپ کے پاس ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ
آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے رکاب میں

قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى
عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِىْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا
سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ
فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ
فَقُلْتُ لَهٗ مِنْ اَىِّ شَىْءٍ
ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا
صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ
مِنْ اَىِّ شَىْءٍ ضَحِكْتَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ)؟ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ
لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا
قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ
يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

پاؤں رکھتے وقت بسم اللہ پڑھی، جب
اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا الحمد للہ
پھر آپ نے فرمایا وہ ذات پاک ہے
جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ
ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور
بیشک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے
والے ہیں، پھر آپ نے تین مرتبہ الحمد للہ
اور تین بار اللہ اکبر پڑھا، پھر کہا (اے اللہ)
تو پاک ہے، بے شک میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے کیونکہ
تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں پھر حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرائے (راوی
کہتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیر المومنین
آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے
فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر
آپ مسکرائے (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیوں ہنسے
ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب
بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے

اَحَدٌ غَيْرِىْ۔

اے رب میرے گناہ بخش دے (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ضِحْكُهٗ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهٗ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهٗ فَنَزَعَ لَهٗ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهٗ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کی جنگ کے دن دیکھا کہ آپ (اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس ہنسی کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر اُدھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا اسے دے مارا (تیر) اس کی پیشانی پر لگا، وہ الٹا گیا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ پر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے

بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قُلْتُ مِنْ اَيِّ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهٖ بِالرَّجُلِ۔

والے دانت مبارک نظر آنے لگے ہیں (عامر بن سعد) نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بہادرانہ کارنامے سے جو میں نے اس (کافر) مرد کے ساتھ کیا۔

باب ۳٦
خوش طبعی

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ مِزَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دو کانوں والے! حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے فرمایا کہ حضرت ابواسامہ (راوی) نے فرمایا کہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی فرماتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَآ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابوعمیر! تیری بلبل کو کیا ہوا؟

أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

(ابوعمیر کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ از راہِ خوش طبعی دریافت فرمایا)

* * *

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا تُدَاعِبُنَا يَعْنِيْ تُمَازِحُنَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں (یعنی مزاح کے باوجود میں نے بات سچی ہی کی ہے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلُ إِلَّا النُّوْقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ حضور صلی اللہ علیک وسلم نے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ
زَاهِرًا وَّ كَانَ يُهْدِيْ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَدِيَّةً مِّنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ
حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ
وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَأَتَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ
فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَلَا يُبْصِرُهُ
فَقَالَ مَنْ هٰذَا أَرْسِلْنِيْ فَالْتَفَتَ
فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْا مَآ
أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ

فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی جس کا نام زاہر
تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا، جب وہ واپس
جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(بھی) اسے سامان عطا فرماتے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا
دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ) وہ
(بظاہر) بدصورت تھا۔ ایک دن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
وہ (حضرت زاہر) سامان بیچ رہے
تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو
پیچھے سے اس طرح بغل گیر ہو گئے کہ
وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے، انہوں
نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے (اسی
اثنا میں) مڑ کر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ
وسلم تھے، پھر انہوں نے نہایت اہتمام
سے اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سینہ مبارک سے (برکت کے لیے)
ملنا شروع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

يَشْتَرِيْ هٰذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ۔

فرمانے لگے، اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں، یا یہ فرمایا کہ تم اللہ تعالےٰ کے نزدیک بیش قیمت ہو۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ عَجُوْزٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُّدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِيْ فَقَالَ أَخْبِرُوْهَا أَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ إِنَّا أَنْشَأْنٰهُنَّ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) دعا کیجیے کہ اللہ تعالےٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے، آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کو جا کر بتاؤ کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بیشک ہم نے عورتوں کو ایک

إِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا۔

خاص طریقے پر پیدا کیا اور پھر انہیں کنواریاں بنا یا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ب ۳۷ شعر گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ ع وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے، اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے اجرت نہیں دی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ ابْنُ الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک کسی شاعر کے منہ سے نکلی ہوئی بہت سچی بات لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے کہ سن لو اللہ تعالےٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے اور قریب ہے کہ امیہ بن ابوالصلت اسلام لے آتے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی

سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ ۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالےٰ کے راستے میں پائی ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھ سے) ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا تم (جنگِ حنین) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ بھاگ گئے) کیونکہ وہ قبیلہ ہوازن کے تیروں کی زد میں آگئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے سفیان نے اسکی لگام پکڑی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس (قول) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ مَکَّۃَ فِیْ عُمْرَۃِ الْقَضَآءِ
وَابْنُ رَوَاحَۃَ یَمْشِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ
وَھُوَ یَقُوْلُ ؎

خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ
اَلْیَوْمَ نَضْرِبْکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ
ضَرْبًا یُّزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَّقِیْلِہٖ
وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ

فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا
ابْنَ رَوَاحَۃَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
فِیْ حَرَمِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَقُوْلُ
شِعْرًا ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْہُ یَا عُمَرُ
فَلَھِیَ اَسْرَعُ فِیْھِمْ مِنْ نَّضْحِ
النَّبْلِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا
کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ
کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے
ہوئے جا رہے تھے۔ اے کفار کی
اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
راستے سے ہٹ جاؤ۔ آج ہم قرآن
پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی
ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام
سے جدا کر دے گی اور دوست کو
دوست سے غافل کر دے گی، حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا
ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عمر! اسے کہنے دو بے شک
یہ شعر (کافروں کو) تیروں سے بھی زیادہ
تیز لگتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَالَسْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے

أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ۔

بھی زیادہ بیٹھا آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانۂ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے "سن لو! اللہ تعالےٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ ابْنِ الصَّلْتِ كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيْهِ حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً يَعْنِيْ بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، میں نے آپ کو امیہ بن صلت کے کلام سے ایک سو بیت سنائے، جب میں ایک بیت سنا لیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے سو بیت سنائے (پھر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب تھا کہ وہ (امیہ بن صلت)

كَادَ لَيُسْلِمُ۔

ایمان لاتا۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ اَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر کھڑے ہو کر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فخریہ (کفار سے مدافعت کرتے ہوئے) بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

باب ۳۸

قصہ گوئی

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک

ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيْثًا
فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَ
الْحَدِيْثُ حَدِيْثُ خُرَافَةَ
فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا خُرَافَةُ اِنَّ
خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِّنْ عُذْرَةَ
اَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَمَكَثَ فِيْهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوْهُ
اِلَى الْاِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ
بِمَا رَاٰى فِيْهِمْ مِّنَ الْاَعَاجِيْبِ
فَقَالَ النَّاسُ حَدِيْثُ خُرَافَةَ۔

(عجیب) قصہ سنایا، ان میں سے ایک
بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم
خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو، پھر خود
ہی فرمایا، خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص
تھا جسے زمانہ جاہلیت میں جنات نے
قید کر لیا، وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا
پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام
عجائبات لوگوں کو سناتے جو اس
نے جنوں میں دیکھے، پھر لوگ (ہر عجیب
بات کو) کہتے یہ تو خرافہ کی بات
ہے۔

حَدِيْثُ اُمِّ زَرْعٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ
اِحْدٰى عَشَرَةَ امْرَاَةً
فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ
اَلَّا يَكْتُمْنَ مِنْ
اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا
فَقَالَتِ الْاُوْلٰى
زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ

ام زرع کی حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں
پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں
کے حالات (ایک دوسرے سے)
نہیں چھپائیں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا کہ میرا
خاوند دشوار گزار پہاڑی پر دبلے اونٹ
کے گوشت کی طرح ہے، نہ تو وہ پہاڑ

عَلٰی رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ
لَا سَهْلٌ فَیُرْتَقٰی وَلَا
سَمِیْنٌ فَیُنْتَقٰی قَالَتِ
الثَّانِیَةُ زَوْجِیْ لَا
اُثِیْرُ خَبَرَهٗ اِنِّیْ اَخَافُ
اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْکُرْهُ
اَذْکُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ
قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِیْ
اَلْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ
اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْکُتْ
اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ
زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِهَامَةَ
لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا
مَخَافَةَ وَلَا سَاٰمَةَ
قَالَتِ الْخَامِسَةُ
زَوْجِیْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ
وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ
وَلَا یَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ
قَالَتِ السَّادِسَةُ
زَوْجِیْ اِنْ اَکَلَ لَفَّ
وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ

اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جا سکے اور
ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ محنت
سے لایا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ
ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند
(ایسا ہے) کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر
سکتی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ
ہی نہ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان
کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی
میرے خاوند کے حالات ناقابلِ بیان
ہیں) تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند
(بے تکا) لمبا ہے، اگر اس میں کچھ کہوں تو
(مجھے) طلاق دے دی جاتی ہے اور اگر
خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی
کسی طرف کی نہیں رہتی) چوتھی عورت نے
کہا میرا خاوند مکہ مکرمہ کی رات کی طرح ہے
نہ گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی
میرا خاوند معتدل مزاج ہے۔) پانچویں
عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا
باہر جائے تو شیر ہے، وہ گھریلو معاملات
کی تحقیق نہیں کرتا۔ چھٹی عورت نے
کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب

وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ
وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ
لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ
السَّابِعَةُ زَوْجِي
عَيَايَآءُ اَوْغَيَايَاءُ
طَبَاقَآءُ كُلُّ دَاءٍ لَّهٗ
دَآءٌ شَجَّكِ اَوْفَلَّكِ
اَوْجَمَعَ كُلًّا لَّكِ
قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي
اَلْمَسُّ مَسُّ الْاَرْنَبِ
وَالرِّيْحُ زَرْنَبٌ قَالَتِ
التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيْعُ
الْعِمَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ
طَوِيْلُ النِّجَادِ قَرِيْبُ
الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ
قَالَتِ الْعَاشِرَةُ
زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا
مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ
مِنْ ذٰلِكَ لَهٗ اِبِلٌ
كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ
قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ

کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پیے تو سب
چڑھا لیتا ہے، جب لیٹتا ہے تو کپڑا
خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے
میں ہاتھ ڈال کر (میرے) رنج وراحت
کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں
عورت نے کہا میرا خاوند سست ہے
(یا اس عورت نے کہا) ناکارہ بیوقوف
ہے، وہ ہر بیماری میں مبتلا ہے، تجھے
زخمی کر دے یا تیری ہڈی توڑ دے یا
تیرے لیے دونوں جمع کر دے (یعنی
وہ بیوقوف اور ناکارہ شخص ہے) آٹھویں
عورت نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا
خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے
(نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ
زعفران کی طرح خوشبودار ہے، نویں
عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں
والا (عالی نسب) بہت بڑی راکھ والا
(سخی) لمبے پرتلے والا (دراز قد) اور
اس کا گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے
(یعنی معتبر آدمی ہے) دسویں عورت نے
کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور

إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ
الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ إِنَّهُنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ
عَشَرَةَ زَوْجِي أَبُوزَرْعٍ
وَمَا أَبُوزَرْعٍ أَنَاسَ
مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلأَ
مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَ
بَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ
نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ
غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي
فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ
وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ
أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَ
أَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَ
أَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ أُمُّ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
عُكُومُهَا رِدَاحٌ وَبَيْتُهَا
فَسَاحٌ إِبْنُ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا إِبْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ
ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ

کیسا مالک؟ وہ مالک اس (نویں عورت
کے خاوند) سے بہتر ہے، وہ اونٹوں کا
مالک ہے اور اس کے اونٹ اکثر باڑے
میں رہتے ہیں اور بہت کم چراگاہ میں
جاتے ہیں، جب وہ (اونٹ) گانے
بجانے کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے
استقبال سے کنایہ ہے) تو اپنے ذبح
ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (یعنی یہ شخص
امیر بھی ہے اور مہمان نواز بھی) گیارہویں
عورت نے کہا کہ میرا خاوند ابو زرع ہے
اور ابو زرع کیسا ہے؟ اس نے
زیورات سے میرے کان ہلا دیے اور
چربی سے میرے بازو بھر دیے (خوب
کھلایا پلایا) اس نے مجھے خوش کیا تو
میں اپنے آپ سے خوش ہوئی، اس نے
مجھے تھوڑی سی بکریوں والوں (غریب
خاندان) میں پایا تو مجھے امیروں میں لے آیا
جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی
ہیں اور گاہنے والے بیل اور بھوسہ جدا کرنے
والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال) میں بات
کرتی ہوں تو برا نہیں منایا جاتا، جب میں

اَبِيْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ
اَبِيْ زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيْهَا
وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ
كِسَائِهَا وَ غَيْظُ
جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِيْ
زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
اَبِيْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ
حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا
وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا
تَنْقِيْثًا وَلَا تَمْلَأُ
بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا
قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ
وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ
فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا
وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ
يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ
خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ
فَطَلَّقَنِيْ وَنَكَحَهَا
فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا
سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا
وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَ

سوتی ہوں تو صبح تک سوئی رہتی ہوں اور
پیتی ہوں تو سیراب ہو کر پیتی ہوں، ابوزرع
کی ماں بھی کیسی (باکمال) عورت ہے،
اس کے برتن بڑے بڑے ہیں اور
اس کا گھر کشادہ ہے۔ ابوزرع کے
بیٹے کی شان بھی عجیب ہے، اس کا پہلو کھجور
کی بے پھل ٹہنی کی طرح ہے اور اسے
بکری کے بچے کا صرف ایک بازو سیر
کر دیتا ہے۔ ابوزرع کی بیٹی بھی کیا ہی (
لائق تعریف) ہے، ماں باپ کی
فرمانبردار اور چادر کو بھرنے والی ہے
(موٹی تازی) اور اپنی ہمسایہ عورت
(سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابوزرع
کی لونڈی بھی کیا ہی (قابل ستائش)
ہے نہ ہمارے راز ظاہر کرتی ہے نہ ہمارا
غلہ چوری کرتی ہے اور نہ ہی ہمارے
گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی ہے،
ام زرع نے کہا کہ ابوزرع گھر سے
نکلا، اس وقت دودھ کی مشکیں بلوئی
جا رہی تھیں (یعنی دودھ سے مکھن نکالا
جا رہا تھا) اس نے ایک عورت

أَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا
وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ
رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ
كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَ
مِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ
جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ
أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ
أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ
لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ
زَرْعٍ۔

سے ملاقات کی جس کے ساتھ (اس کے)
چیتے کی طرح دو بچے اس کے پہلو میں
دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔
(اس کے بعد ابوزرع نے مجھے طلاق
دے دی اور (پھر) میں نے بھی ایک ایسے
سردار سے شادی کر لی جو گھوڑے پر
سوار ہوتا، ہاتھ میں خطی نیزہ ہوتا (مقام
خط، جو بحرین کی بندرگاہ کے پاس ہے
کا نیزہ "خطی" کہلاتا ہے۔) اور سہ پہر کو
وہ میرے پاس کثرت سے چوپائے
لے آتا، اس نے مجھے ان چوپایوں میں
سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے
ام زرع! تو خود بھی کھا اور اپنے
اقارب کو بھی غلہ دے (اس کے باوجود)
اگر میں اس کے دیے ہوئے تمام عطیات
جمع کروں تو بھی ابوزرع کے چھوٹے
سے چھوٹے برتن کے برابر نہ ہوں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے
ایسا ہوں جیسا ابوزرع، ام زرع

کے لیے تھا (یعنی نہایت شفیق اور مہربان)

باب ۳۹
بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
آرام فرمانا

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَ قَالَ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لیجاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کرتے اے رب مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے کہ اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهٗ وَوَجْهَهٗ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رات کو بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو (دعا کے انداز میں) جمع فرما کر ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، اور سورۂ الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا جسم پر پھیرتے اور ابتدا سر انور، چہرہ مبارکہ اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے اور تین مرتبہ ایسا کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوئے اور آپ نے معمولی خراٹے لیے اور (آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی خبر دی۔ آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (حالانکہ) آپ نے

وضو نہیں فرمایا۔ اس حدیث میں قصہ اور بھی ہے۔ (نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے) (مترجم)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کافی ہے اور جس نے ٹھکانا دیا کیونکہ (دنیا میں) ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ جگہ دینے والا۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے (کچھ وقت) پہلے اترتے تو (دائیں) کلائی کھڑی کر کے سر مبارک ہتھیلی مبارک پر رکھ لیتے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی عِبَادَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ اَتَتَکَلَّفُ ھٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ تَفْعَلُ ھٰذَا وَقَدْ جَآءَکَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

باب

عبادت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں میں ورم آگئے، عرض کیا گیا کہ آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سبب آپ سے پہلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے ہیں، فرمایا کیا (پھر) میں اللہ کا شکر ادا نہ کروں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے۔ آپ سے عرض کیا گیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سبب پہلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے۔ آپ نے فرمایا (تو کیا پھر) میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ حَتّٰى يَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں (سب) کے گناہ بخش دیے آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے اور سحری کے وقت وتر پڑھ کر بستر مبارک پر تشریف لے جاتے، اگر آپ کو (صحبت کی) رغبت ہوتی تو اپنی زوجہ

عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

کے پاس تشریف لے جاتے، پھر جب اذان سنتے، فوراً کھڑے ہو جاتے، اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد ابو کریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے، آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (لیٹتے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی۔ نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر سورہ آلِ عمران کی آخری دس آیات پڑھیں، پھر لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا، اور نماز شروع کر دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (بھی) اُٹھ کر

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِيَ الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا، پھر آپ نے کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی، حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ، پھر آپ نے وتر پڑھے (آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تین وتر پڑھے) اور آرام فرما ہوئے پھر موذن کے آنے پر آپ اٹھ کھڑے ہوئے، دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اونگھ کے غلبہ کی وجہ سے رات کو نماز

لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

(تہجد) نہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ اَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا، چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا (میں نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں پھر چار مرتبہ دو رکعتیں پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں، پھر آپ نے وتر پڑھے، اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِىْ رَمَضَانَ وَلَا فِىْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّىْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا، ام المومنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، (پہلے) چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھ، پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ اور دراز ہوتی تھیں پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن

يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

میرا دل نہیں سوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے، نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے، جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (کبھی کبھی) نو رکعتیں پڑھتے تھے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَللهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے (حضرت حذیفہ نے) ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نے نماز پڑھنی شروع کی تو فرمایا اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے، پھر آپ نے

قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ
فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ
وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ
نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ
لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ
نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ وَكَانَ
يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
نَحْوًا مِّنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ حَتّٰى قَرَأَ الْبَقَرَةَ
وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَآئِدَةَ
اَوِ الْاَنْعَامَ شُعْبَةُ الَّذِيْ
شَكَّ فِي الْمَآئِدَةِ وَ
الْاَنْعَامِ۔

سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام جتنا
رکوع فرمایا۔ آپ رکوع میں سبحان ربی
العظیم پڑھتے تھے، پھر آپ نے سر مبارک
اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور لربیّ
الحمد بار بار پڑھا، پھر آپ نے قیام
جیسا سجدہ کیا، آپ سجدے میں سبحان
ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے، پھر سر انور
اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان
سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ
رب اغفرلی پڑھتے رہے پھر آپ نے
سورۂ بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ
یا سورۂ انعام تلاوت فرمائی، حضرت
شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورۂ
مائدہ تھی یا سورۂ انعام۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی
(نماز تہجد میں) قرآن پاک کی ایک آیت

بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً

بار بار تلاوت فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِيْلَ لَهٗ وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ کر لیا، پوچھا گیا آپ نے کیا ارادہ فرمایا؟ آپ نے جواب دیا میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قرارت فرماتے اور تیس چالیس آیات کا اندازہ قرارت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے، پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَءَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا . انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو شب کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر، جب آپ کھڑے کھڑے قرارت فرماتے تو اس کی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی جاتے اور جب بیٹھ کر قراءت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی انداز سے کرتے ۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ) فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور (کوئی) سورت نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفلی نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشانۂ مبارکہ میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب صبح ہوتی اور موذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت نافع نے خفیفتین (ہلکی سی) بھی کہا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ قَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی نماز) سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَ حَدَّثَتْنِیْ حَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِرَکْعَتَیِ الْغَدَاۃِ وَلَمْ اَرَاھُمَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمشیرہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْنَا عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّھَارِ فَقَالَ فَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تُطِیْقُوْنَ

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا (راوی کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے (عاصم کہتے ہیں)

ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ
مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى قَالَ فَقُلْنَا
كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ
هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا
عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ
هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا
عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّ
يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا
وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ
الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ
كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى
الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ
النَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِّنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ۔

ہم نے کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے
گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب
سورج ادھر (مشرق میں) اس طرح ہوتا
جیسے عصر کے وقت ادھر (مغرب میں)
ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور
جب سورج ادھر (مشرق میں) اس
طرح ہوتا جیسے ظہر کے وقت ادھر
(مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں
پڑھتے، آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد
میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے
چار رکعتیں ادا فرماتے، ہر دو رکعتوں کے
درمیان (مقرب فرشتوں، انبیائے کرام
اور ان کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں
پر) سلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

ب ۱۴
نمازِ چاشت

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ

حضرت یزید رشک سے مروی ہے
(وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذہ
سے سنا، انہوں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی قَالَتْ نَعَمْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ وَّیَزِیْدُ مَاشَآءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔

علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، چار رکعتیں یا جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الضُّحٰی سِتَّ رَکْعَاتٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اُمُّ ھَانِئٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَاِنَّھَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَھَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِیَ رَکْعَاتٍ مَّا رَاَیْتُہٗ صَلّٰی صَلٰوۃً قَطُّ اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو (اس وقت کے علاوہ) یوں پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے رہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ

شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ یَّجِیْءَ مِنْ مَّغِیْبِہٖ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں البتہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے (تو پڑھا کرتے تھے)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُھَا وَ یَدَعُھَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْھَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی ترک نہیں فرمائیں گے اور (کبھی یوں) ترک فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید) اب نہیں پڑھیں گے۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُدْمِنُ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ) اِنَّکَ تُدْمِنُ ھٰذِہِ الْاَرْبَعَ الرَّکْعَاتِ عِنْدَ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت چار رکعت نماز پڑھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ہمیشہ زوالِ شمس کے وقت چار رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا کہ سورج

زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَآءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلَّى الظُّهْرُ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ اَفِيْ كُلِّهِنَّ قِرَآءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا۔

ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میری کوئی بڑی نیکی اوپر کو (خدا کے حضور) چڑھے۔ میں نے عرض کیا کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، پھر میں نے عرض کیا، کیا ان کے درمیان سلام ہے؟ (یعنی دو رکعتوں کے بعد) آپ نے فرمایا نہیں۔

٭ ٭ ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعات (نفل) پڑھا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر کو جائے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے

عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيْهَا۔

پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

باب ۴۲

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نفل

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ بَيْتِيْ وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِيْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے بارے میں) گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے پھر بھی میں مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو (یعنی فرض نماز کے لیے مسجد میں جانا ضروری اور نفلی نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۴۳
روزہ مبارک

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا کَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اِلَّا رَمَضَانَ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے رکھے ہی جائیں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب) نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرَ مِنْهُ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يَّصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَآءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ مُصَلِّيًا وَّلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ نَائِمًا۔

کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ ہمیں گمان ہوتا کہ شاید اب (آپ کا) افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے۔ یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور اگر (اے مخاطب) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت میں دیکھے گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرما ہی دیکھے گا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عبادت بھی فرماتے تھے اور آرام بھی۔)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور (کبھی) مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے

مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ ۔

اور آپ نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَہْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا (آپ شعبان کے مہینے میں اکثر اور رمضان کے مہینے میں مکمل روزے رکھتے تھے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ فِیْ شَہْرٍ اَکْثَرَ مِنْ صِیَامِہٖ فِیْ شَعْبَانَ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا بَلْ کَانَ یَصُوْمُ کُلَّہٗ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے۔ (ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اکثر پر کل کا حکم فرمایا۔)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے

وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارکہ کا روزہ چھوڑتے۔

عَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ۔

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے (یعنی جن دنوں میں چاہتے رکھ لیتے، کوئی دن مقرر نہیں تھا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصداً رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

☆

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَآئِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیروار اور جمعرات کو اعمال (اللہ تعالیٰ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں پس (اسی لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ الثَّلَاثَآءَ وَالْاَرْبِعَآءَ وَالْخَمِیْسَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کسی مہینے ہفتہ، اتوار اور پیروار کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ عَاشُوْرَآءُ یَوْمًا یَصُوْمُهٗ قُرَیْشٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ فَلَمَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دورِ جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے (جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا

افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَ تُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَ مَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ۔

(لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا، جس نے چاہا عاشورہ کا فرض روزہ (نفلی) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا (یعنی عاشورہ کی فرضیت ختم ہو گئی۔)

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخُصُّ مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَ اَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک دائمی ہوتا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح (عبادت کی) طاقت رکھتا ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ؟ قُلْتُ فُلَانَةٌ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے (اس وقت) میرے پاس ایک عورت تھی، آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبَّ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

پھر نہیں سوتی (یعنی عبادت کرتی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو، قسم بخدا! اللہ تعالٰے تنگ نہیں پڑتا (یعنی ثواب دینے میں) یہاں تک کہ تم (عمل سے) تنگ آجاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند فرماتے تھے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے تو زیادہ پسندیدہ ہے)

٭ ٭ ٭

عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَىُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ۔

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا،

وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهٖ وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

آپ نے مسواک کی، وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقرہ کے ساتھ قرات شروع کی، جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے تو پناہ مانگتے، پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پڑھا کہ حکومت، بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے پھر آپ نے بقدر رکوع سجدہ فرمایا اور یہ پڑھا کہ حکومت، بادشاہت، بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے پھر آپ نے (دوسری رکعت میں) سورہ آلِ عمران پڑھی پھر (تیسری رکعت میں) سورۃ النساء اور (چوتھی رکعت میں) سورۂ مائدہ، پھر (باقی رکعتوں میں) آپ اسی طرح کرتے (یعنی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجود ہوتا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ

باب ۴۴
قراءت مبارکہ

حضرت یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت مبارکہ کے بارے میں پوچھا، پس انہوں نے سنا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا صاف صاف اور جدا جدا حروف (کی) قراءت بیان فرمانے لگیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کرکے پڑھتے تھے)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ (حسب ضرورت حروف کو) کھینچ کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک (کی آیات) جدا جدا کرکے پڑھتے، فرماتے الحمد للہ رب العالمین، پھر وقف فرماتے اور پڑھتے الرحمٰن الرحیم

ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔

پھر وقف فرماتے اور پڑھتے ملٰک یوم الدّین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَمَا أَسَرَّ وَرُبَمَا جَهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سِعَةً ۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرارت فرماتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ دونوں طرح پڑھتے تھے، کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے، میں نے کہا اللہ تعالٰے تعریف کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت اپنے گھر کی چھت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت سنا کرتی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَأُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے، بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالٰے

مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَأَخَذْتُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ أَوْ قَالَ اللَّحْنِ ۔

آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دے) آپ خوش آوازی سے قرارت فرماتے۔ عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو تمہیں اسی آواز میں (یا کہا اسی لہجے میں) سنانا شروع کرتا۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) خوبرو اور خوش آواز تھے اور آپ قراءت میں (ہمیشہ) خوش الحانی نہیں فرماتے تھے (یعنی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ کبھی کبھی آپ اسطرح پڑھتے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت (اتنی بلند ہوتی کہ) صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے)

بَابُ مَا جَآءَ فِي بُكَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۵
گریہ مبارک

عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَآءِ ۔

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے جوش کی طرح رونے کی آواز آرہی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ قرآن کریم آپ پر نازل ہوا؟ آپ نے فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں، میں نے سورۂ نسا پڑھی اور جب میں وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا

قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ۔

پر پہنچا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گرہن لگ گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی (اور اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے معلوم نہیں ہوتے تھے، پھر رکوع فرمایا (اور اتنا لمبا رکوع فرمایا کہ) سجدہ کرنے معلوم نہیں ہوتے تھے پھر نہایت لمبا قومہ کیا اور پھر سجدہ فرمایا اور کافی دیر تک سر نہ اٹھایا، پھر دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا جلسہ فرمایا (اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے کہ) اس سے سر مبارک اٹھاتے معلوم نہیں ہوتے تھے، سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار! کیا یہ تیرا وعدہ نہیں کہ

لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ
نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ
الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ
اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ
قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ
فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْآ
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

جب تک میں ان میں ہوں، تو انکو عذاب
نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار
کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ (امتی)
بخشش مانگتے رہیں گے تو انہیں عذاب
نہیں دے گا۔ (اے اللہ!) ہم تجھ سے
بخشش کے طلبگار ہیں۔ جب آپ نے
دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج روشن
ہوگیا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ
تعالےٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا بے شک
سورج اور چاند اللہ تعالےٰ کی نشانیوں
میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی
موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں
ہوتا، جب ان کو گرہن ہو اللہ تعالےٰ
کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ابْنَةً لَّهٗ تَقْضِىْ
فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ
يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ایک صاحبزادی کو، جو نزع کی
حالت میں تھی، بغل میں لیا اور پھر اپنے
سامنے رکھا (چنانچہ) وہ آپ کے سامنے
ہی وہ انتقال فرما گئیں، حضرت ام ایمن
رضی اللہ عنہا (صدمے کی وجہ سے)

فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِيْ قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ أَبْكِيْ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ تَعَالٰى۔

تو چیخ پڑیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے روتی ہے؟ ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ نہیں رو رہے؟ آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا، بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور مومن تو یقیناً ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے، بیشک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ أَوْ قَالَ وَعَيْنَاهُ تُهْرِقَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے (یا راوی نے) کہا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اِبْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَأَیْتُ عَیْنَیْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِیْکُمْ رَجُلٌ لَمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَةَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا، قَالَ اُنْزِلْ فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِهَا۔

کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے، میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جماع نہ کیا ہو؛ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں ہوں۔ آپ نے فرمایا اترو! چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں دفن کیا)

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ب ۴۶
بستر مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِیْفٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے (کوٹے ہوئے) بھرے ہوئے تھے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ
فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ
اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ وَ
سُئِلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ
قَالَتْ مِسْحًا نُثَنِّيْهِ
ثِنْتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ
فَلَمَّا كَانَ ذَاتُ لَيْلَةٍ
قُلْتُ لَوْ ثَنَّيْتَهُ اَرْبَعَ
ثِنْيَاتٍ قَالَ اَوْطَأَ لَهُ
فَثَنَّيْنَاهُ بِاَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ
فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا
فَرَشْتُمُوْنِيَ اللَّيْلَةَ
قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما
اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (انہوں
نے فرمایا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے پوچھا گیا کہ آپ کے حجرہ مبارکہ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک
کیسا تھا؟ ام المومنین نے فرمایا چمڑے
کا بنا ہوا (گدا) تھا اور اس میں کھجور
کے پتے بھرے ہوئے تھے، حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ
کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا بستر مبارک کیسا تھا؟ انہوں نے
فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا جسے ہم دوہرا
کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے ایک رات
میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی
چار تہیں کر دوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے زیادہ نرم ہوگا چنانچہ ہم نے
اس کی چار تہیں کر دیں، صبح کے وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ
تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا؟ (انہوں
نے فرمایا کہ) ہم نے عرض کیا کہ بستر تو

إِلَّا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ أَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالِهِ الْأُوْلٰى فَإِنَّهٗ مَنَعَتْنِيْ وَطَاءَتُهٗ صَلٰوتِيَ اللَّيْلَةَ۔

دہری تھا لیکن ہم نے اس کی چار تہیں کر دی تھیں (کیونکہ) ہمارے خیال میں وہ آپ کے لیے زیادہ نرم ہے۔ آپ نے فرمایا اسے پہلی حالت پر کردو کیونکہ اس کی نرمی نے مجھے رات کی نماز سے روکے رکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۷
انکسار مبارک

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسٰی بن مریم کو (حد سے) بڑھایا بیشک میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) مجھے آپ سے ایک کام ہے، آپ نے فرمایا کہ تو

فِیْ اَیِّ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَۃِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَیْکِ۔

مدینہ طیبہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھ، میں بھی وہاں بیٹھتا ہوں (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے۔)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَرْضٰی وَیَشْھَدُ الْجَنَائِزَ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْعَبْدِ وَکَانَ یَوْمَ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حِمَارٍ مَّخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِّنْ لِیْفٍ عَلَیْہِ اِکَافٌ مِّنْ لِیْفٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے، جنازوں میں تشریف لے جاتے، دراز گوش پر سوار ہوتے اور غلام کی بھی دعوت قبول فرماتے، جنگ بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پلان کھجور کی مونجھ کے تھے۔

وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُدْعٰی اِلٰی خُبْزِ الشَّعِیْرِ وَالْاِھَالَۃِ السَّنِخَۃِ فَیُجِیْبُ وَلَقَدْ کَانَ لَہٗ دِرْعٌ عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ فَمَا وَجَدَ مَا یَفُکُّھَا حَتّٰی مَاتَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرما لیتے آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے وصال فرمانے تک اس کو چھڑانے کے لیے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری

کی شان تھی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا بِلَا رِيَاءٍ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر ایک کمبل پڑا ہوا تھا، حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! اس کو ایسا حج بنادے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ ذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا (حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی) جب صحابہ کرام آپکو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا، آپ (ہند بن ابی ہالہ) حلیہ مبارکہ

حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِيْ
اَنْ يَّصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا
فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ
وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ
بِطُوْلِهٖ قَالَ الْحَسَنُ
فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا
ثُمَّ حَدَّثْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ
قَدْ سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ فَسَأَلَهٗ
عَمَّا سَأَلْتُهٗ عَنْهُ وَوَجَدْتُهٗ
قَدْ سَأَلَ اَبَاهُ عَنْ
مَدْخَلِهٖ وَعَنْ مَخْرَجِهٖ
وَشَكْلِهٖ فَلَمْ يَدَعْ
مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ
اَبِيْ عَنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا اَوٰى

سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا
کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں (ہند
بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نہایت ذی شان، معزز تھے
اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے
چاند کی طرح چمکتا تھا، پھر انہوں نے
پوری حدیث بیان کر دی (پوری حدیث
پیچھے گزر چکی ہے) حضرت حسن
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز
تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے
چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے
ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم
ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) پہلے
ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے پوچھ
چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا، اس
سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں (اور مجھے
یہ معلوم ہوا کہ) انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر
جانے اور آپ کے طور طریقوں کے بارے میں

إِلَىٰ مَنْزِلِهٖ جَزَّءَ دُخُوْلَهٗ
ثَلٰثَةَ اَجْزَآءٍ جُزْءًا
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا
لِاَهْلِهٖ وَجُزْءًا لِنَفْسِهٖ
ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَهٗ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ
ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى
الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ
عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ
مِنْ سِيْرَتِهٖ فِيْ جُزْءِ
الْاُمَّةِ اِيْثَارُ اَهْلِ
الْفَضْلِ بِاِذْنِهٖ وَقَسْمُهٗ
عَلٰى قَدْرِ فَضْلِهِمْ
فِي الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ
ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ
ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ
ذُو الْحَوَآئِجِ فَيَتَشَاغَلُ
بِهِمْ وَيُشْغِلُهُمْ فِيْمَا
يُصْلِحُهُمْ وَالْاُمَّةَ مِنْ
مَسْاَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
اِخْبَارِهِمْ بِالَّذِيْ

پوچھ لیا ہے اور کوئی بات بھی (بلا تحقیق)
نہیں چھوڑی، امام حسین رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
تشریف لانے (کی کیفیت) کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر
تشریف لاتے تو اپنے گھر کے وقت
کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے، ایک
حصہ اللہ تعالےٰ (کی عبادت) کے
لیے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی
ادائیگی) لیے اور ایک حصہ اپنی ذات
کے لیے، پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں
کے درمیان تقسیم فرماتے، پس (اپنے
فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے
عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان سے
کوئی چیز روک کر نہ رکھتے۔ امت کے
حصہ (وقت) میں آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ
علم و عمل والوں کو (گھر کے اندر آنے کی)
اجازت فرماتے اور ان کی دینی فضیلت کے
اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے، ان میں سے

يَنْبَغِي لَهُمْ وَيَقُوْلُ
لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ
الْغَائِبَ وَأَبْلِغُوْنِي
حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ
إِبْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ
أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ
مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ إِبْلَاغَهَا
ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا يُذْكَرُ
عِنْدَهُ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَا
يُقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرُهُ
يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَلَا
يَفْتَرِقُوْنَ إِلَّا عَنْ
ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُوْنَ
أَدِلَّةً يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ
قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ
يَصْنَعُ فِيْهِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ
لِسَانَهُ فِيْمَا يَعْنِيْهِ

کسی کی ایک ضرورت ہوتی، کوئی دو ضرورتوں
والا ہوتا اور کسی کی بہت سی ضرورتیں ہوتیں
آپ ان (کی ضروریات) میں مشغول ہوتے
اور ان کو ان کی اپنی اور باقی امت کی
اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے
ان سے ان کے مسائل کے بارے میں
پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات
فرماتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
حاضر کو غائب تک (سنے ہوئے مسائل)
پہنچانے چاہئیں اور میرے پاس ایسے
آدمی کی ضرورت بھی پہنچایا کرو جو خود نہیں
پہنچا سکتا کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجات
کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچاتا ہے
تو اللہ تعالے قیامت کے دن اسے
ثابت قدم رکھے گا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات
کا ذکر کیا جاتا تھا، آپ اس کے خلاف
(یعنی فضول بات) قبول نہیں فرماتے
تھے، لوگ آپ کے پاس (علم و فضل) کی
چاہت لے کر آتے اور (جب واپس جاتے
تو (علم و فضل کے علاوہ) کھانا وغیرہ بھی

وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ
وَيُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ
قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ
وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَ
يَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِّنْ
غَيْرِ اَنْ يَّطْوِيَ عَنْ
اَحَدٍ مِّنْهُ بِشْرَهٗ وَلَا
خُلُقَهٗ وَيَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهٗ
وَيَسْاَلُ النَّاسَ عَمَّا
فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ
الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ
وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَ
يُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ
غَيْرَ مُخْتَلِفٍ وَلَا
يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ
يَّغْفُلُوْا اَوْ يَمَلُّوْا
لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهٗ
عَتَادٌ وَلَا يُقَصِّرُ
عَنِ الْحَقِّ وَلَا
يُجَاوِزُهُ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهٗ مِنَ النَّاسِ

کھا کر جاتے اور بھلائی کے رہنما بن کر جاتے
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے
جانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو
آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے
لیے استعمال فرماتے، صحابہ کرام کو باہم
محبت سکھلاتے اور ان کو جدا نہ ہونے
دیتے۔ آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی
عزت کرتے اور اسے ان پر حاکم مقرر
کرتے، لوگوں کو (عذاب الٰہی کا) ڈر سناتے
اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے لیکن اس کے
باوجود ہر ایک سے خندہ روئی اور خوش
اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے
حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے
حالات بھی دریافت فرماتے رہتے۔ آپ
اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے
برے کو برا سمجھتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے
آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے اور
(صحابہ کرام سے) بے خبر نہ رہتے کہ کہیں

خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ
عِنْدَهُ أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً
وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ
مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ
مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً
قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ
وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى
ذِكْرٍ وَإِذَا انْتَهَى إِلَى
قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ
يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ
وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي
كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ
لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ
إِنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ
مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ
فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ
صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ
الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ

وہ غافل یا سست نہ ہو جائیں، آپ کے
پاس ہر حالت کے لیے مکمل سامان ہوتا
نہ تو حق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے
(یعنی حق پر رہتے) لوگوں میں سے بہترین
افراد آپ کے ہم نشین ہوتے جو لوگوں
کا زیادہ خیر خواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک
افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان
کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا، آپ کے
نزدیک وہ بڑے مرتبے والا ہوتا حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ان سے (یعنی اپنے والد ماجد سے) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں
تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی
تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی
فرماتے، ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے
(یعنی سب سے برابر پیش آتے) کوئی بیٹھنے والا
یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ باعزت ہے
جب کوئی شخص آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ سے

سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ
يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُوْرٍ
مِّنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ
النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ
فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَّصَارُوْا
عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَآءً
مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ
وَّحَيَآءٍ وَّصَبْرٍ وَّأَمَانَةٍ
لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَصْوَاتُ
وَلَا تُؤْبَنُ فِيْهِ الْحُرَمُ
وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهُ
مُتَعَادِلِيْنَ بَلْ كَانُوْا
يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْهِ
بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِيْنَ
يُوَقِّرُوْنَ فِيْهِ
الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمُوْنَ
فِيْهِ الصَّغِيْرَ وَيُؤْثِرُوْنَ
ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُوْنَ
الْغَرِيْبَ۔

گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ
اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ
کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ
اس کی ضرورت پوری فرماتے یا نرمی
سے جواب دے دیتے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور حسن
اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے
لیے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگوں
کے حقوق آپ کے نزدیک برابر تھے
آپ کی مبارک مجلس، بردباری، حیا، صبر
اور امانت کی مجلس ہوتی تھی، نہ تو وہاں
آوازیں بلند ہوتیں اور نہ ہی معزز لوگوں
کی عزتوں پر عیب لگایا جاتا۔ اس مجلس
مبارک کی غلطیاں (یعنی بالفرض اگر کسی
سے صادر ہو بھی جاتیں) پھیلائی نہیں
جاتی تھیں، اہلِ مجلس آپس میں برابر ہوتے
تھے (ایک دوسرے پر فخر نہیں کرتے
تھے) صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک
دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے (اہلِ مجلس
عاجزی کرتے، بڑوں کی عزت کرتے اور
چھوٹوں پر رحم کرتے، حاجت مندوں کو

ترجیح دینے اور مسافر کے حقوق کا خیال رکھنے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تحفۃً دیا جائے تو میں قبول کرلوں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے تو (بھی) قبول کرلوں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر (بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپ کی تواضع کا واضح ثبوت ہے)

عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَاَقْعَدَنِيْ فِيْ حِجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِيْ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا (یعنی بچپن میں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ
عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَّ قَطِيْفَةٍ
كُنَّا نَرٰى ثَمَنَهَا اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ
فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ
قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ
فِيْهَا وَلَا رِيَآءَ ۔

نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا)
اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی
قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی، حج
فرمایا، جب اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے
تو فرمایا میں ایسے حج کے لیے پکارتا ہوں
جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا
دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ
دُبَّآءٌ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ
الدُّبَّآءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّآءَ
قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا
(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ
فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ اَقْدِرُ
عَلٰى اَنْ يُّصْنَعَ فِيْهِ دُبَّآءٌ
اِلَّا صُنِعَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں ایک درزی نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ
کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) جس
میں کدو (بھی) تھے، لاکر رکھے (حضرت انس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کدو لے لیکر کھانے (کیونکہ) آپ کدو
پسند فرماتے تھے، حضرت ثابت فرماتے ہیں
کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہما) کو
فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی
میرے لیے کھانا تیار کیا جاتے تو میں جہاں
تک ممکن ہوتا، اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

عَنْ عَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے

يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَ يَحْلِبُ شَاتَهٗ وَ يَخْدِمُ نَفْسَهٗ ۔

بارے میں پوچھا گیا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ انسانوں میں ایک انسان تھے، اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے، بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے (آپ نہایت پاکیزہ تھے اس کے باوجود جوئیں دیکھنا اس وجہ سے تھا کہ کہیں اور سے نہ لگ گئی ہو)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۸

اخلاقِ حسنہ

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَآ اُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا

حضرت خارجہ بن زید (بن ثابت) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ مبارکہ بتایئے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا اور جب (آپ پر) وحی نازل ہوتی، مجھے بلا بھیجتے اور میں (وحی) لکھ لیتا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی

مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلٰى أَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنِّيْ خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا خَيْرٌ أَوْ أَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُمَرُ؟ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ عُمَرُ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقے) سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہو جائے اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ آپ نے فرمایا ابوبکر، میں نے عرض کیا، میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ؟ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب میں نے پوچھا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ؟ آپ نے فرمایا عثمان غنی، چونکہ میرے پوچھنے پر آنحضرت

أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُثْمَانُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَقَنِيْ فَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتادی (اس لیے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لیے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَّلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَعِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہ فرمایا، نہ کسی کام کے کرنے پر فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسندیدہ اخلاق والے تھے آپ کے دستِ اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی، نہ تو ریشم ملا کپڑا نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ بِہٖ اَثَرُ صُفْرَۃٍ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکَادُ یُوَاجِہُ اَحَدًا بِشَیْءٍ یَکْرَھُہٗ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَہٗ یَدَعُ ھٰذِہِ الصُّفْرَۃَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس (کے کپڑوں) پر زعفران کا (کچھ) رنگ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسی بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لیے) جب وہ چلا گیا تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھوڑنے کا کہتے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے اور نہ بتکلف فحش گو تھے (یونہی) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہ تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ شَیْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا اور آپ نے

يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً ۔

نہ تو کسی خادم کو پیٹا اور نہ کسی عورت کو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی کوئی شرعی حدود سے تجاوز کرتا)، تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جایا کرتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ وَأَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ لَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر (گھر) آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی۔ آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا برا بیٹا اور برا بھائی (ہے) پھر آپ نے اجازت فرمائی اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے نہایت نرمی

اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ! اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

سے گفتگو فرمائی جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بے شک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جسے لوگ اس کی بد زبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ اَبِيْ عَنْ سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا صَخَّابٍ وَّلَا فَحَّاشٍ وَّلَا

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) سے، ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخو تھے نہ سخت دل، نہ چلانے والے، نہ بدگو نہ عیب جو اور نہ تنگی کرنے والے تھے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو مایوس نہ فرماتے اور خود اس کی دعوت

عَيَّابٍ وَّلَا مُشَّاحٍ
يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا
يَشْتَهِي وَلَا يُؤْيِسُ
مِنْهُ وَلَا يُجِيبُ فِيهِ
قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ
ثَلَاثٍ اَلْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ
وَمَا لَا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ
النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ
كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَدًا
وَّلَا يَعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ
عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
إِلَّا فِيمَا رَجِيَ ثَوَابَهُ
وَإِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ
جُلَسَآؤُهُ كَاَنَّمَا عَلَى
رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ وَ
إِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا
يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ
الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ
عِنْدَهُ اَنْصَتُوْا لَهُ حَتّٰى
يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهُ
حَدِيْثُ اَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ

قبول نہ فرماتے، آپ نے اپنے آپ کو تین
چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں
سے دور رکھا ہوا تھا اور تین (ہی) چیزوں
کو لوگوں سے بچا رکھتے یعنی نہ کو کسی کی
برائی کرتے، نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ
(ہی) کسی کا عیب تلاش کرتے، آپ
صرف وہی کلام کرتے جس میں ثواب کی
امید رکھتے جب آپ گفتگو فرماتے تو
آپ کے ہمنشین سر جھکا لیتے گویا ان کے
سروں پر پرندے (بیٹھے ہوئے) ہیں
اور جب آپ خاموش ہو جاتے تو وہ
(اہل مجلس) گفتگو کرتے اور وہ آپ کے
سامنے کسی بات پر نہ جھگڑتے اور جب
کوئی شخص آپ کے سامنے (آپ کی
اجازت سے) بات کرتا تو باقی لوگ
خاموش رہتے جب تک کہ وہ خاموش
نہ ہو جاتا، ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک
پہلے آدمی کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی (یعنی
سب کی گفتگو ایک طرح سماعت فرماتے)
جس بات سے باقی لوگ ہنستے۔ آپ بھی
تبسم فرماتے اور جس بات سے دوسرے

مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَ يَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ عَلَى الْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهٖ وَمَسْأَلَتِهٖ حَتّٰى اَنْ كَانَ اَصْحَابُهٗ يَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَّلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهٗ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهٗ بِنَهْيٍ اَوْ قِيَامٍ۔

تعجب کرتے آپ بھی تعجب فرماتے کسی اجنبی آدمی کی (سوال کرنے میں) بدتمیزی اور بے باکی کو برداشت فرماتے یہاں تک کہ صحابہ کرام پردیسی آدمیوں کو آپ کے پاس لے آتے تاکہ (ان کی بے تکلف گفتگو سے) وہ بھی فائدہ اٹھائیں، آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی حاجت مند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے دے دیا کرو، آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے میں تعریف کرتا، آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (بھی) کسی چیز کے مانگنے پر لا (نہیں) نہیں فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے اور آپ کی

أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيهِ جِبْرَئِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَإِذَا لَقِيَ جِبْرَئِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں پہلے سے زیادہ ہوتی تھی، آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ ان کو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز جمع کر کے نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِي شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو میں ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالٰے نے طاقت سے بڑھ کر

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ ۔

مکلف نہیں بنایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے سے محتاجی کی فکر نہ کریں (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ وَّاَجْرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِيْ مِلْاَ كَفِّهٖ حُلِيًّا وَّذَهَبًا ۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لیکر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَیَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۴۹ حیاء مبارک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَآءً مِنَ الْعَذْرَآءِ فِیْ خِدْرِھَا وَکَانَ اِذَا کَرِہَ شَیْئًا عُرِفَ فِیْ وَجْھِہٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں (بیٹھنے والی) کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہوجاتے تھے۔

عَنْ مَّوْلٰی لِعَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ قَالَتْ عَآئِشَۃُ مَا نَظَرْتُ اِلٰی فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک (آزاد کردہ) غلام سے روایت ہے، ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے (کبھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نظر نہیں کی، یا آپ نے فرمایا کہ میں نے (کبھی بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حِجَامَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ۵۰ سنگی لگوانا

عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُوْ طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ (غلام) سے سنگی لگوائی اور اس کے لیے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا، نیز آپ نے اس کے مالکوں سے سفارش کر کے کچھ خراج (جو اس نے اپنے مالک کو دینا ہوتا تھا) کم کروایا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی لگوانا ہے یا (فرمایا) تمہاری بہترین دوا سنگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِيْ فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں، میرا گمان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک

الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهٖ۔

کے دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهٗ وَسَاَلَهٗ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلٰثَةُ اَصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَّاَعْطَاهُ اَجْرَهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور فرمایا کہ بتاؤ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے اس نے کہا تین صاع (ناپنے کا ایک آلہ ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے مالک سے سفارش فرما کر) ایک صاع کم کرا دیا اور پھر اسے اس کی اجرت (بھی) دے دی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِيْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سنگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سنگی لگوایا کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مَلَل میں بحالتِ احرام پاؤں کی پشت پر سینگی لگوائی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَسْمَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۵۱
اسماءِ مبارکہ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ يَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ۔

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (والقاب) ہیں، میرا نام محمد ہے، احمد ہے اور میرا نام ماحی ہے کہ میرے ذریعے اللہ تعالٰی کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام حاشر ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر (میرے بعد) اٹھائے جائیں گے اور میرا نام عاقب (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ سے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَاَنَا الْمُقَفّٰی وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِیُّ الْمَلَاحِمِ۔

ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تو آپ نے فرمایا (اے حذیفہ!) میں محمد اور احمد ہوں نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور میں سب سے پیچھے آنے والا نبی ہوں اور خدا کی راہ میں جنگ کرنے والا نبی ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۵۲

گزر اوقات

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَہٗ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے اور پینے کی چیزیں حاصل نہیں کرتے؟ بیشک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی ردی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ سیر ہو جاتے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا اضطراری نہ تھا)

⁂ ⁂ ⁂

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ
نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ
بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَ
الْمَاءُ ۔

ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(بعض اوقات) ایک ایک مہینہ (گھر میں)
آگ نہیں جلاتے تھے اور صرف کھجوروں
اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا (اس حدیث
پاک سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات
رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں)

عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَوْنَا
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ
بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ
فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ
حَجَرَيْنِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت
ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت
کی اور اپنے پیٹ پر باندھے ہوئے
ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم انور سے
کپڑا اٹھا کر دو (باندھے ہوئے) پتھر دکھائے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا
وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ
فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے جس
وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے
تھے اور نہ آپ سے کوئی ملاقات کرتا تھا
(یعنی آپ کا یہ معمول نہ تھا) (اسی اثناء میں
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے

يَا اَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)
فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ
فِيْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ فَلَمْ
يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)
فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)
قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ
عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ
وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ
فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي
الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ
وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ
وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ
لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا
لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ
فَقَالَتْ اِنْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ
لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ
جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ
يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ
جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
ابوبکر! کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ سے
ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہوں، اور
(اس لیے تاکہ) آپ کی زیارت کروں اور
سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر بعد
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر
ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم) بھوک کی وجہ سے
آیا ہوں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں نے بھی کچھ بھوک محسوس کی ہے
پھر (تینوں حضرات) حضرت ابوالہیثم
بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر
تشریف لے گئے حضرت ابوالہیثم بہت
سی کھجوروں، درختوں اور بکریوں کے
مالک تھے (لیکن) آپ کے ہاں کوئی
خادم نہیں تھا، حضرت ابوالہیثم (اس
وقت) گھر پر نہیں تھے چنانچہ ان کے
بارے میں ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا
گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُعَدِّیْہِ
بِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِہِمْ
اِلٰی حَدِیْقَتِہٖ فَبَسَطَ لَھُمْ
بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰی
نَخْلَۃٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَہٗ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّیْتَ لَنَا
مِنْ رُطَبِہٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ
وَسَلَّمَ) اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ
تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَیَّرُوْا مِنْ
رُطَبِہٖ وَبُسْرِہٖ فَاَکَلُوْا
وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْمَآءِ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ھٰذَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ مِنَ النَّعِیْمِ الَّذِیْ
تُسْئَلُوْنَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
ظِلٌّ بَارِدٌ وَّرُطَبٌ طَیِّبٌ وَّمَآءٌ
بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُوالْھَیْثَمِ لِیَصْنَعَ
لَھُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ

میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد
حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے، آپ
کے پاس ایک مشک تھی جسے آپ بمشکل
اٹھائے ہوئے تھے، آتے ہی (پانی رکھ کر)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے
اور عرض کرنے لگے میرے ماں باپ
آپ پر فدا ہوں، پھر ان (تینوں حضرات)
کو اپنے باغ میں لے گئے اور ان کے
لیے فرش (کمبل وغیرہ) بچھایا، پھر گئے
اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لا کر حاضر کر دیا،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان
میں سے ہمارے لیے پختہ کھجوریں چن کر کیوں
نہیں لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے چاہا
کہ آپ خود حسب مرضی پختہ یا کچی منتخب
فرمالیں، پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں
کھائیں اور اس پانی میں سے پیا (جو وہ
لائے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم بخدا! یہ ٹھنڈا سایہ، تازہ
وعمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں
سے ہیں جن کے بارے میں قیامت

لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ
عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ
بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا
قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ
فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ
لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ
اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ
مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ)
اِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ
هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ
وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا
فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى امْرَاَتِهٖ
فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ

کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم (گھر) تشریف لے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا پھر مہمانوں نے کھانا کھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا (پھر کچھ عرصہ بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہ تھا، حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک پسند کر لو، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خود ہی منتخب فرمالیں (اس پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جس آدمی سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے، تو اس (غلام) کو لے جاؤ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُہٗ مَآ اَنْتَ بِبَالِغٍ حَقِّ مَا قَالَ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِاَنْ تُعْتِقَہٗ قَالَ فَھُوَ عَتِیْقٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا وَلَا خَلِیْفَۃً اِلَّا وَلَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَاہُ عَنِ الْمُنْکَرِ وَبِطَانَۃٌ لَّا تَاْلُوْہُ خَبَالًا وَمَنْ یُّوْقَ بِطَانَۃَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِیَ۔

کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور میں تجھے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جا کر اپنی زوجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے جو حقوق پورا کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورا نہیں کر سکتے البتہ تم اسے آزاد کر دو (اس پر) حضرت ابوالہیثم نے فرمایا کہ وہ آزاد ہے (یعنی آزاد کر دیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر ملنے پر) فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لیے دو باطنی مشیر مقرر کیے ہیں ایک (باطنی) مشیر اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور ایک (باطنی) مشیر تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا (اس لیے) جو شخص برے مشیر سے بچایا گیا وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا گیا۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

اَبِیْ وَقَّاصٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَھْرَقَ دَمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَغْزُوْا فِی الْعِصَابَۃِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا نَاکُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَۃِ حَتّٰی تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا حَتّٰی اَنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ وَالْبَعِیْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ یُعَزِّرُوْنَنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں (کسی کافر کا) خون بہایا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والا (بھی) میں ہوں، میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں، ہم صرف درختوں کے پتے اور خار دار درختوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک قضائے حاجت کرتا تو بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں باہر آتیں (اس کے باوجود) اب قبیلہ بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَیْرٍ وَشُوَیْسٍ اَبِی الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ اور شویس (ابو رقاد) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ (رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَقَالَ انْطَلِقْ
اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى اِذَا
كُنْتُمْ فِيْ اَقْصٰى اَرْضِ
الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ
الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا
كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا
الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ
قَالُوْا هٰذِهٖ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا
حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ
الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ
فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ
بِطُوْلِهٖ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ
غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَ
اِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا
وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ
اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ
بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ
وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا

نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو لشکر کا
سردار بنا کر بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے
ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے
آخر اور عجمی شہروں کے قریب پہنچو (تو
وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے
اور جب مربد (جہاں اب بصرہ کی بیرونی
آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں
انہوں نے نرم و سفید پتھر پائے (وہاں
کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں
نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں اور
جب (دجلہ کے) چھوٹے پل کے برابر
پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے تمہیں اسی
جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے
(پھر راوی نے سارا واقعہ بیان کیا) راوی
نے کہا کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ
میں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت
میں (پہلے) سات (مسلمانوں) میں سے
ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لیے
صرف درختوں کے پتے تھے یہاں تک
کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے

مِنْ اُولٰٓئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِّنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَآءَ بَعْدَنَا۔

پھر مجھے ایک دگری ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کرلیا (اور اب) ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کرلو گے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یَخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَ لَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ لَیْلَۃٍ وَّیَوْمٍ وَّمَا لِیْ وَ لِبِلَالٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) طَعَامٌ یَاْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُّوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بے شک مجھ پر (ایک دفعہ) تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے صرف اتنی چیز جسے حضرت بلال بغل میں لے لیں (یعنی تھوڑی سی چیز)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَجْتَمِعْ عِنْدَہٗ غَدَآءٌ وَلَا عَشَآءٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب (ضفف) اجتماع ہو، حضرت عبداللہ

قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ بَعْضُھُمْ ھُوَ کَثْرَۃُ الْاَیْدِیْ۔

کہتے ہیں کہ بعض اہل لغت کے نزدیک ضفف سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے (یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا۔)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِیَاسٍ الْھُذَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَنَا جَلِیْسًا وَکَانَ نِعْمَ الْجَلِیْسُ وَاِنَّہٗ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ یَوْمٍ حَتّٰٓی اِذَا دَخَلْنَا بَیْتَہٗ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُوْتِیْنَا بِصَحْفَۃٍ فِیْھَا خُبْزٌ وَّلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَکٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقُلْتُ لَہٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا یُبْکِیْكَ قَالَ ھَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَشْبَعْ ھُوَ وَاَھْلُ بَیْتِہٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَلَآ اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا ھُوَ خَیْرٌ لَّنَا۔

حضرت نوفل بن ایاس ہزلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے ہم مجلس تھے اور وہ بہترین ہم نشین تھے، ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے تو غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا، جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے، میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی روٹی (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی، پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوشحالی) کے لیے پیچھے چھوڑ گئے ہیں وہ ہمارے لیے بہتر ہے۔

٭

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳
عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے اور تریسٹھ برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ برس کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ ۔

فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ۶۵ برس کی عمر میں ہوا، (انہوں نے پیدائش اور وصال کے سال کا اعتبار کیا ہے ورنہ آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال ہی تھی)

عَنْ دَغْلِ بْنِ حَنْظَلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَ ھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً ۔

حضرت دغل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۶۵ برس تھی۔

عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَّ اَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشَرَ سِنِیْنَ

حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور رنگ مبارک نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا، آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس سال مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ طیبہ

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

میں اور پھر ساٹھ برس کی عمر میں آپ کا وصال مبارک ہو گیا (عربی دستور کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا ورنہ عمر مبارک ۶۳ برس ہی تھی) اور (وصال کے وقت) آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۴
وصال مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَادَ النَّاسُ اَنْ يَّضْطَرِبُوْا فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْبَكْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آخری مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (کھڑکی سے) پردہ ہٹایا، میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا (تو ایسا معلوم ہوا) کہ گویا قرآن پاک کا ایک ورق ہے، اس وقت صحابہ کرام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا اتنے میں آپ نے لوگوں کو (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا حضرت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہوگیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى صَدْرِيْ أَوْ قَالَتْ إِلٰى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں (یا آپ نے فرمایا) میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا، آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا پھر (کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے) آپ کا وصال ہوگیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا، آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا، آپ اس میں دستِ مبارک ڈالتے اور چہرہ انور پر ملتے۔ پھر آپ نے دعا مانگی کہ اے اللہ! موت کی سختیوں پر (یا آپ نے فرمایا) موت کی بیہوشیوں پر میری مدد فرما۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں آتا

يَهُوْنُ مَوْتٌ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال (کے وقت) کی تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَّا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا (اس پر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہٰذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ نے اپنا منہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان

عَلٰی سَاعِدَیْہِ وَقَالَ وَانَبِیَّاہُ، وَاصَفِیَّاہُ! وَاخَلِیْلَاہُ۔

اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست (صلی اللہ علیک وسلم)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا مِنَ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انوارِ نبوت سے ہر شے روشن ہوگئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ابھی ہم نے (مرقدِ انور کی) مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہ تھے اور تدفین ہی میں مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوئی (شدتِ غم کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن

يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثَّلَاثَآءِ وَ دُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهٗ سَمِعَ صَوْتَ الْمَسَاحِيْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ۔

اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا، سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلَاثَآءِ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا اور منگل کو تدفین ہوئی۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ لوگوں کو نماز

اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ
اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ
اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ
فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ
قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا
بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَ
مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ
بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ
اَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا
قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ
بَكٰى فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ
اَمَرْتَ غَيْرَهٗ قَالَ
ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ
فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا
فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ثُمَّ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ
خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا
اِلٰى مَنْ اَتَّكِئُ عَلَيْهِ

پڑھائیں، پھر آپ پر (دوبارہ) غشی طاری ہوگئی
پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا نماز کا
وقت ہوگیا ہے، حاضرین نے جواب
دیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
آپ نے فرمایا حضرت بلال سے کہو کہ
اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر سے کہو
کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (اس پر)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا میرے والد نرم دل ہیں، جب وہ
اس مقام (مقام حضور) پر کھڑے
ہوں گے تو رو پڑیں گے اور نماز نہیں
پڑھا سکیں گے، کیا اچھا ہوتا آپ
کسی اور کو حکم فرما دیتے۔ پھر آپ پر
غشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو
پھر فرمایا بلال سے کہو کہ اذان پڑھیں
اور ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں، تم
(ازواج مطہرات) یوسف علیہ السلام
والی عورتوں کی مثل ہو، راوی کہتے ہیں
پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے
اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی

فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ وَ
رَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّكَأَ
عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَاَوْمٰى
اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ مَكَانَهٗ
حَتّٰى قَضٰى اَبُوْ بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوتَهٗ
ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ
لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَّذْكُرُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ
اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ
هٰذَا قَالَ وَكَانَ
النَّاسُ اُمِّيِّيْنَ لَمْ
يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهٗ
فَاَمْسَكَ النَّاسُ
فَقَالُوْا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام
پایا تو فرمایا میرے لیے ایسا شخص دیکھ لاؤ
جس کا میں سہارا لوں، چنانچہ (حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ
اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا،
جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ
کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے
اشارے سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے
کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی، پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے
سن لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی
اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ
لکھے پڑھے نہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی
بھی نہیں آیا تھا (اس لیے) لوگ (حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر

إِلٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَادْعُهُ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي
الْمَسْجِدِ فَاَتَيْتُهُ اَبْكِيْ
دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ
لِيْ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ
اَحَدًا يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِيْ
هٰذَا فَقَالَ انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجَاءَ
هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ
دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ
اَفْرِجُوْا لِيْ فَاَفْرَجُوْا
لَهُ فَجَاءَ حَتّٰى اَكَبَّ

اس بات سے رک گئے، پھر صحابہ کرام
نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ
(آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیقِ اکبر
رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت
آپ مسجد میں تھے، میں حیرانی (کی حالت)
میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا
تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
وصال ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال
ہو گیا ورنہ میں اسے اپنی اس تلوار سے
قتل کر دوں گا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے
ہمراہ آیا، اس وقت لوگ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل
ہو چکے تھے، آپ نے فرمایا اے لوگو!
مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو
راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر جھکتے

عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ
إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ إِنَّهُمْ
مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ قَالُوْا يَا
صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُقْبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَعَمْ فَعَلِمُوْا اَنْ قَدْ
صَدَقَ قَالُوْا يَا صَاحِبَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُصَلِّيْ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَعَمْ قَالُوْا وَكَيْفَ
قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ
فَيُكَبِّرُوْنَ وَيَدْعُوْنَ
ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ ثُمَّ
يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُوْنَ
وَيُصَلُّوْنَ وَيَدْعُوْنَ
ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى
يَدْخُلَ النَّاسَ فَقَالُوْا

ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ نے آیت پڑھی
کہ بے شک آپ بھی وصال فرمانے
والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں،
پھر صحابہ کرام نے کہا اے رسول اللہ!
صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے؟
آپ نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہیں معلوم
ہوگیا کہ آپ نے سچی بات کی ہے پھر
انہوں نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے یار غار! کیا ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھیں؟
آپ نے فرمایا ہاں! پوچھا کیسے؟ آپ نے
فرمایا ایک جماعت (اندر) داخل ہو اور
تکبیریں کہے، دعا کرے، درود شریف
پڑھے اور باہر آجائے پھر دوسری جماعت
داخل ہو، تکبیریں کہے، دعا کرے، درود
شریف پڑھے اور باہر آجائے یہاں تک
کہ سب لوگ فارغ ہو جائیں پھر صحابہ
کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دفن کیا جائے گا؟ آپ نے

يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُدْفَنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ قَالُوْا اَيْنَ
قَالَ فِى الْمَكَانِ الَّذِىْ
قَبَضَ اللّٰهُ فِيْهِ رُوْحَهٗ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْبِضْ
رُوْحَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ
يَقْبِضْ رُوْحَهٗ اِلَّا فِىْ
مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوْٓا
اَنْ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّغْسِلَهٗ
بَنُوْا اَبِيْهِ وَاجْتَمَعَ
الْمُهَاجِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ
فَقَالُوا انْطَلِقْ بِنَآ اِلٰى
اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ
نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِىْ هٰذَا
الْاَمْرِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ
مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالٰے نے آپ کی
روح مبارک کو قبض فرمایا، کیونکہ اللہ
تعالٰے نے آپ کی روح مبارک پاک
جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام
کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے
پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم
دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی
خاص برادری والے غسل دیں۔ ادھر
مہاجرین جمع ہو کر خلافت کے بارے
میں مشورے کرنے لگے، پھر مہاجرین
نے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ
انصار بھائیوں کے پاس چلیں تاکہ ہم
ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں ۔ جب
وہاں گئے تو انصار نے کہا کہ ایک امیر
ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ یہ تین صفات کس شخص میں ہیں
(جو اس آیہ قرآنی میں مذکور ہیں کہ) وہ دو
میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں
غار میں تھے، جب انہوں نے اپنے
ساتھی سے فرمایا غم نہ کر بے شک اللہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ لَّہٗ
مِثْلُ ھٰذِہِ الثَّلٰثِ ثَانِیَ
اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ
اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا
تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
مَنْ ھُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ
یَدَہٗ فَبَایَعَہٗ وَبَایَعَہُ
النَّاسُ بَیْعَۃً حَسَنَۃً
جَمِیْلَۃً ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِنْ کَرْبِ الْمَوْتِ
مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَاکَرْبَاہُ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا کَرْبَ عَلٰی اَبِیْکِ
بَعْدَ الْیَوْمِ اِنَّہٗ قَدْ حَضَرَ
مِنْ اَبِیْکِ بَعْدَ الْیَوْمِ اِنَّہٗ
قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِیْکِ مَا لَیْسَ بِتَارِکٍ
مِنْہُ اَحَدًا اَلْوَفَاۃُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔

ہمارے ساتھ ہے، پھر فرمایا وہ دو کون ہیں
(یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور دوسرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ) راوی نے کہا کہ پھر حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ ہاتھ بڑھایا اور ان
(حضرت صدیق اکبر) سے بیعت کی پس
لوگوں نے (بھی آپ کے ہاتھ پر بغیر کسی
نزاع کے) نہایت عمدہ اور اچھی بیعت
کی (اور آپ کو خلیفہ تسلیم کر لیا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وصال کے وقت (طبعی) تکلیف
(جو عین منشائے الٰہی تھی) پائی تو حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے
تکلیف! (یعنی آپکو کس قدر تکلیف ہے)
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج
کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہیں
پہنچے گی، تیرے والد (ماجد) کے پاس
وہ چیز (موت) حاضر ہوئی جس سے
کسی کو چھٹکارا نہیں، اب قیامت کے
دن ملاقات ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطٌ لِأُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو فرط (نابالغ بچے جو مر جائیں اور ماں باپ صابر و شاکر ہوں اسے اللہ تعالےٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک نابالغ بچہ مر جائے (تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا ہاں جس کا ایک بچہ فوت ہو (وہ بھی جنتی ہے) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ کی امت میں سے جس کا ایک بچہ بھی فوت نہ ہوا ہو، آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعہ نجات ہوں، انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے پہنچتی ہے۔

* * *

باب ٥٥

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وراثت

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو حضرت جویریہ (ام المومنین حضرت عائشہ

لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَہٗ وَبَغْلَتَہٗ وَاَرْضًا جَعَلَھَا صَدَقَۃً۔

رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) کے بھائی تھے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا، فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہِ خدا میں) صدقہ کر دیا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقَالَتْ مَنْ یَّرِثُكَ فَقَالَ اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ فَقَالَتْ مَا لِیْ لَا اَرِثُ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰکِنِّیْ اَعُوْلُ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُہٗ وَاُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا (امیر المومنین) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتونِ جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو سکتا (یعنی نبی کا مال وراثت نہیں ہوتا) پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا جس کی

يُنْفِقُ عَلَيْهِ۔

خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) يَخْتَصِمَانِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَنْتَ كَذَا اَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ اِلَّا مَا اَطْعَمَهٗ اِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما (خلافت فاروقی میں) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے، دونوں ایک دوسرے سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے تو ایسا ہے (اس پر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (دوسروں کو) کھلایا پلایا بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں اور واقعہ بھی ہے۔

* * *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے، میں اپنی ازواجِ مطہرات کے اخراجات اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ وَّطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ وَجَآءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا (اسی اثنا میں) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے، ان (حاضرین صحابہ کرام) سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں، صدقہ ہے، انہوں نے جواب دیا اے اللہ! ہاں (ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) راوی کہتے ہیں مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ٥٦
خواب میں زیارت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا، یا (راوی کو شک ہے کہ یہ فرمایا) میری شبیہ نہیں بن سکتا۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي۔

حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُنِي قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہم صورت نہیں بن سکتا (حضرت عاصم کہتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَاَیْتُہٗ فَذَکَرْتُہُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقُلْتُ شَبَّہْتُہٗ بِہٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِنَّہٗ کَانَ یَشْبَہُہٗ ۔

حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے مشابہ پایا ہے (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تصدیق کی کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

* * *

عَنْ یَزِیْدَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ یَکْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا (اس لیے) جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِيْ فَمَنْ رَّاٰنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِيْ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَى الْبَيَاضِ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضِّحْكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهٗ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهٗ قَالَ عَوْفٌ فَلَا اَدْرِيْ مَا كَانَ مَعَ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ رَاَيْتَهٗ فِي الْيَقْظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ اَنْ تَنْعَتَهٗ فَوْقَ هٰذَا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ

نے فرمایا) کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں بیان کرتا ہوں، اس کا جسم اور گوشت دو آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا (نہ بہت فربہ اور نہ بہت پتلا، نہ بہت لمبا اور نہ بہت پست) گندم گوں سفیدی مائل رنگ، سرمگیں آنکھیں، دل پسند مسکراہٹ خوشنما کناروں والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پُر کرنے والی ڈاڑھی، حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان کر سکتے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھیک یہی حلیہ مبارک تھا)

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ یَعْنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔

حضرت ابو سلمہ حضرت ابو قتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ قَالَ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتہً مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَیْكَ بِالْاَثَرِ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث پاک کی اتباع لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ھٰذَا

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ احادیث مبارکہ

اَلْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ۔

دین ہیں، پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو (یعنی دیندار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی نہایت ضروری ہے)

تَمَّ الْکِتَابُ بِحَمْدِ اللّٰہِ الْوَھَّابِ

کتبہ:۔ محمد نعیم کیلانی

تذکرہ

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بہجۃ الاسرار

مصنّف

اِمام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی

متوفی ۷۰۳ھ / ۱۳۰۴ء

مترجم

مولانا حافظ پروفیسر سیّد احمد علی شاہ چشتی بٹالوی

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ٥ لاہور

042-7352795 - 7124354

پروگریسو بکس

مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت

ہشت بہشت

مُصنّفین

انیس الارواح ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی

دلیل العارفین ملفوظات خواجہ معین الدین اجمیری

فوائد السالکین ملفوظات قطب الدین بختیار کاکی

راحت القلوب ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکر

اسرار الاولیاء ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکر

فوائد الفواد ملفوظات محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء

راحت المحبین ملفوظات محبوب الٰہی نظام الدین

مفتاح العاشقین ملفوظات محمد نصیر الدین چراغ دہلوی

رحمۃ اللہ علیہم

مترجم

عنصر صابری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ٭ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ٭ لاہور

042-7352795 - 7124354

پروگریسو بکس

باسمِ ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ہزار سے زائد احادیث نبویہ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور مسائل فقہ حنفی پر مشتمل اولین مجموعہ

موطا امام محمد علیہ الرحمہ

عربی اردو

تالیف

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحشیہ

علامہ محمد یسین قصوری نقشبندی

ایم۔اے علوم اسلامیہ۔ فاضل عربی

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ٥ لاہور

042-7352795 - 7124354

پروگریسو بکس

ہمارے ہاں مذہبی دینی اور عارفانہ کلام کی خوبصورت ترین کتابیں دستیاب ہیں

آج ہی آئیں اور اپنی مطلوبہ کتب خرید فرمائیں

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں، مولانا محمد صدیق ہزاروی

بہجۃ الاسرار (امام ابوالحسن السطنوفی الشافعی

فتوح الغیب، حضرت سید عبدالقادر جیلانی

ہشت بہشت، مجموعہ خواجگان چشت اہل بہشت

کلام باہو، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کلام بلھے شاہ، حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کلام خواجہ غلام فرید، خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف

کلام شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ شاہ حسین

کلام بابا فرید، حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

تجلیاتِ اعتکاف، [illegible]

قرآنی تعلیم [illegible]

قرآنی علوم، مولانا [illegible]

بزمِ اولیاء، مولانا [illegible]

[illegible]

[illegible]

تبلیغی جماعت [illegible]

زلزلہ [illegible]

نقش [illegible]

پروگریسو بکس ۴۰ بی اردو بازار